يد الله على الجماعة. ترمذي

لا جماعة إلا بإمارة. دارمي

بانی: مجتہد العصر محدث دوراں حضرت العلام حافظ محمد عبد اللہ محدث روپڑی

بیاد: سلطان المناظرین حافظ عبد القادر روپڑی

ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث لاہور

جماعت اہلحدیث کی خصوصی ترجمان

مدیر مسئول: حافظ محمد جاوید روپڑی

نگران اعلیٰ: عارف اسلم روپڑی

جلد 54 | جمعۃ المبارک | 3 شعبان 1431ھ 16 تا 22 جولائی 2010ء | شمارہ 28

فون: 7656730 فیکس: 7659847

عمدہ مثال

ایمان کی مثال ایک ایسے شہر کی سی ہے۔ جس کے پانچ قلعے ہوں، ایک سونے کا، دوسرا چاندی کا، تیسرا لوہے کا چوتھا پکی اینٹوں کا، پانچواں کچی اینٹوں کا۔ جب تک کچی اینٹوں کے قلعے کے محافظین چوکس رہیں اس وقت تک دشمن دوسرے قلعے کو تا کتا نہیں۔ جب وہ غفلت کریں گے تو دشمن دوسرے قلعے کا طمع کرے گا، پھر تیسرے کا، چوتھے اور پانچویں کا بھی طمع کرے گا حتی کہ دشمن سب پر قابض ہو جائے گا۔

اسی طرح ایمان کے بھی پانچ قلعے ہیں۔ پہلا یقین، دوسرا اخلاص، تیسرا ادائیگی قرض، چوتھا تکمیل سنن اور پانچواں پابندی آداب۔ جب تک انسان آداب کی حفاظت کرتا رہے گا شیطان اس کی طرف طمع کی نگاہ بھی نہیں کرے گا۔ لیکن جب وہ آداب کو ترک کرے گا، تو شیطان ترک سنن کا لالچ کرے گا۔ پھر فرائض پر ڈورے ڈالے گا۔ پھر اخلاص کو تباہ کرے گا اور پھر یقین کو۔

لہذا انسان کو چاہیے کہ اپنے تمام نیک اعمال نماز، روزہ، صدقہ وخیرات، ودیگر روزمرہ زندگی میں آداب کو ملحوظ خاطر رکھے۔

جامعہ اہل حدیث کا ویب سائٹ ایڈریس www.jaamia.info

والدین کے ساتھ حسن سلوک

عن عبداللہ ابن مسعودؓ قال سالت النبی ﷺ ای العمل احب الی اللہ قال :الصلوۃ علی وقلتھا قلت ثم ای ؟ قال "بر الوالدین. [صحیح بخاری کتاب المواقیت باب فضل الصلوۃ حدیث:٥٢٧]

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا؛ کونسا عمل اللہ کو زیادہ پسندیدہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛ ''وقت پر نماز پڑھنا'' میں نے کہا پھر کونسا؟ آپ ﷺ نے فرمایا؛ ''والدین کے ساتھ نیکی کرنا'' والدین کے ساتھ نیکی اور احسان کرنے کی اس قدر اہمیت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا تذکرہ اپنی عبادت کے ساتھ کیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: **"واعبدو اللہ و لاتشر کو ابہ شیئا وبالوالدین احسانا"** اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ [النساء:٣٦]

سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا: '' آپ کے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ عبادت صرف ایک رب کی کرو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر ان میں سے کوئی ایک یا دونوں ہی تمہاری موجودگی میں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو انہیں اف تک نہ کہو اور نہ انہیں ڈانٹو اور ہمیشہ ان دونوں سے ادب کی بات کرو اور ان کے سامنے عاجزی کے بازو جھکا دو نیازمندی سے اور ان کے لیے (یہ دعا) کرو اے ربّ! ان پر رحم فرما جس طرح بچپن میں انہوں نے (پیار و محبت سے) مجھے پالا''

صرف والد کا کیا حق ہے؟

سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **''لایجزی ولد والداالا ان یجدہ مملو کافیشتریہ فیعتقہ''** ''کوئی اولاد اپنے والد کے احسان کا بدلہ نہیں چکا سکتی مگر یہ کہ وہ اپنے والد کو غلام پائے اور وہ اسے خرید کر آزاد کر دے۔'' [صحیح مسلم]

سیدنا ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کرتا ہے یارسول اللہ ﷺ **"من احق بحسن صحابتی؟ قال: (امک) قال ثم من؟ قال (امک) قال ثم من ؟ قال: (امک) قال ثم من؟ قال: (ابوک)"** میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ نے فرمایا ''تمہاری ماں'' اس نے پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا ''تمہاری ماں'' اس نے کہا پھر کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تمہاری ماں'' اس نے پھر پوچھا پھر کون؟ آپ نے فرمایا ''تمہارا باپ'' اس حدیث میں باپ کے مقابلہ میں ماں کو مقدم رکھا گیا ہے بلکہ تین گنا ماں کا حق بتلایا گیا ہے۔ اس لیے کہ جو تکالیف والدہ اولاد کے لیے برداشت کرتی ہے وہ اس کا حصہ ہی ہے۔

سیدنا ابو بردہؓ کہتے ہیں کہ ابن عمرؓ نے ایک یمنی شخص کو دیکھا کہ وہ اپنی والدہ کو کمر پر اٹھائے ہوئے بیت اللہ کا طواف کروا رہا ہے اور یہ شعر پڑھ رہا ہے۔

انی لھا بعیرھا المذلل　　　　　　ان اذعرت رکابھا اذعر

میں اپنی ماں کے لیے مطیع و فرمانبردار اونٹ کی طرح ہو چکا ہوں اگر اس کی سواریوں کو خوفزدہ کیا جائے تو میں خوفزدہ نہیں ہوں یعنی میں بغیر کسی ڈر اور عار کے یہ عمل کر رہا ہوں۔ پھر اس نے کہا: **"یا ابن عمر اترانی جزیتھا؟ قال لا ولا بزفرۃ واحدۃ"** اے ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے اپنی والدہ کو کندھوں پر بیٹھا کر تمام ارکان حج ادا کروائے ہیں تو میں نے اس کا حق ادا کر دیا ہے؟ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے نہیں بلکہ ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں کیا۔ [الادب المفرد باب جزاء الوالدین ،حدیث:١١] کتاب و سنت کے ان دلائل سے یہ بات واضح ہے کہ والدین کے ساتھ ہر حال میں نیکی اور حسن سلوک کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے والدین کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ہفت روزہ **تنظیم اہلحدیث** لاہور

مدیر مسئول
حافظ محمد جاوید روپڑی

جلد 54 ☆ شمارہ 28
3 شعبان ☆ 1431ھ
16 جولائی ☆ 2010ء
C.P.L - 104

فون: 7656730 / 7670968 فیکس: 7659847

مجلس ادارت

مدیر اعلیٰ: شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی
مدیر : پروفیسر ڈاکٹر مزمل احسن شیخ
مدیر انتظامی : حافظ عبدالوہاب روپڑی
نائب مدیر انتظامی: مولانا محمد جابر حسین
معاون مدیر : مولانا عبداللطیف حلیم
منیجر : شہادت طور
0300-4583187
کمپوزنگ/ڈیزائننگ : وقار عظیم بھٹی
0301-4002667

فہرست

اداریہ	3
الاستفتاء	5
تفسیر سورۃ آل عمران	6
تبصرہ کتاب	8
اسلامی ذہن کی تیاری	9
اغواء کی بڑھتی ہوئی......	11
اردو خطبہ جمعۃ المبارک	13

زر تعاون

فی پرچہ - 7 روپے
سالانہ - 300 روپے
بیرون ممالک 200 ریال (امریکی 50 ڈالر)

مقام اشاعت

ہفت روزہ "تنظیم اہلحدیث" رحمن گلی نمبر 5
چوک دالگراں لاہور 54000

اداریہ

الشیخ ابوبر جال

اِتَّخَذَ الْبَاطِلَ دَخَلًا

عربی زبان میں یہ ضرب المثال دھوکے باز اور مکار کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ مکاری اور دھوکے بازی چاہے وہ کسی طرح کی ہو، چاہے جعل سازی ہو، سیاسی دھوکے بازی ہو یا کوئی مذہبی چالبازی اور مکاری ہو، دین اسلام سب کی تردید کرتا ہے اور خاص کر دھوکے اور چالبازی سے حاصل کی ہوئی کسی بھی فضیلت پر اترانا یہ انسانیت سے انتہائی دور اور گری ہوئی حرکت میں شمار کیا جاتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ صرف سیاستدانوں اور سرکاری افسروں کی جعلی ڈگریاں ہی قابل مذمت اور قابل گرفت ہیں، باقی اگر کوئی مذہب کا لیبل لگا کر کوئی ڈگری خود حاصل کرے، خاص کر پی۔ ایچ۔ ڈی یا اپنی اولاد کے لیے اس کا حصول انہی ناپسندیدہ طریقوں سے آسان بنائے، وہ غلط تھا تو یہ بھی کم غلط نہیں۔ اسی طرح ریٹائرڈ یا ورکنگ استاد کو رقم دے کر مقالہ لکھوا جاتا ہے۔ اس کو انٹرنل ایگزامینر بنوالیا جائے، ایکسٹرنل ایگزامینر، کسی دور افتادہ یونیورسٹی میں مقرر کروالیا جائے۔ اسی طرح یونیورسٹی کے پروفیسرز سے راہ و رسم بڑھا کر اور دیگر دوسرے تعلقات کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی پی۔ ایچ۔ ڈی کے لیے رکاوٹیں دور کرنا۔ چاہے اسلام آباد میں یہ کام کیا جائے یا مذہب کے نام پر ادارہ کھول کر یہ کام کیا جائے، کسی طرح سے بھی قابل تحسین نہیں ہے۔ کسی غلط کام کو انداز بدلنے سے درست نہیں کہا جا سکتا ہے۔ یہ بات مسلم ہے کہ پڑھے لکھے لوگوں نے جتنا نقصان پاکستان کو دیا ہے، اتنا ان پڑھ لوگوں نے نہیں دیا اور سیاست ہمیشہ بظاہر پڑھے لکھے افراد کے ہاتھ میں ہی رہی ہے۔ عموماً ان پڑھ آدمی شہر اور گاؤں کے نیم خواندہ جو کہ یونیورسٹیوں اور کالج سے نکل رہے ہیں، زیادہ وسیع ظرف ہوتا ہے۔ وہ عموماً اگر کسی مذہبی متشدد کے ہاتھ سے بچا ہوا ہو، کسی عقیدے اور کسی مسلک سے نفرت نہیں کرتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتا کہ میں حق پر ہوں باقی سب کافر ہیں۔ ہمارے ہاں علی الاعلان کہا جاتا ہے کہ فلاں کافر ہے، فلاں مشرک ہے اور فلاں گستاخ ہے۔ فلاں واجب القتل ہے۔ ایسی تعلیم یا ڈگری جو اس انجام تک پہنچائے، اس کا نہ ہونا ہی بہتر ہے۔ لیکن اگر کوئی کہتا ہے کہ ملائیت کو سیاست سے نکال دو تو قرآن وسنت کا مطالعہ اگر نصیب نہیں ہوا تو کم از کم اقبال کے اشعار کو ہی دیکھ لے (رہ جاتی ہے چنگیزی)

سعودی عرب کھربوں روپیہ لگا کر صحرا میں کنگ فہد یونیورسٹی بنا چکا ہے، قطر نے دوحا کے مضافات میں 12500 ایکٹر رقبہ پر محیط ایجوکیشن سٹی بنادی ہے۔ اب تیرہ اسلامی ممالک کی یونیورسٹیاں اتنی خواتین سائنسی گریجوایٹس پیدا کررہی ہے جو امریکہ سے زائد ہیں۔

تعلیم اور دہشت گردی کے درمیان زبردست تعلق ہے، اگر اس تعلیم کے ذریعہ سے مشترکات پر توجہ رکھی جاوے تو دہشت گردی کا خاتمہ یقینی ہے اور اگر تعلیم کا مقصد صرف اختلافی مسائل کو ہوا دینا ہے تو دہشت گردی یقینی ہے۔ آگ کو ٹھنڈا کرنے کے لیے شخصیات کا چناؤ بڑے احتیاط سے کیا جاوے، تا کہ

غامدی اور نام نہاد شیخ الاسلام طاہر القادری جیسے انسانوں کو سرکاری ٹی وی پر بٹھانے سے منع ہونے والا نہیں، کیونکہ لوگ ان کے نظریات اور اوقات سے واقف نہیں۔ سرگودھا میں اسی جہالت کی بنا پر ایک عورت کو شوہر نے بھائی اور بھابھی کے ساتھ مل کر زندہ جلا دیا کہ بچی پیدا کیوں کی ہے؟ یہی جہالت ہے۔ لیکن یہ جہالت، نیم خواندہ جہالت جتنی خطرناک نہیں ہے۔ دوسری طرف عوام بچوں کو تعلیم دینے کے لیے زمین اور گاڑی بیچ دیتے ہیں، کھانے پینے اور دیگر اخراجات کم کر لیتے ہیں جبکہ ہماری حکومت کی پالیسیاں تعلیم کے حوالہ سے اُلٹ ہیں۔ سب سے کم تعلیم پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اب کالم نگاروں کا یہ دلیل دینا کہ سب جانتے ہیں کہ کوئی مزاروں پر سجدہ نہیں کرتا اور نہ بزرگان دین سے براہ راست مانگتا ہے۔ سوال پھر اسی طرح قائم ہے کہ آیا براہ راست مانگنا آخر کیا ہے؟ براہ راست مانگنے اور بالواسطہ مانگنے میں آخر کیا فرق ہے؟ اس فرق کا نام کیا ہے اور اگر کوئی فرق نہیں تو اعتراض کیسا؟ دونوں طرح سے جائز ہے یا ناجائز؟ فرق کی دلیل چاہیے؟ پاکستان کے طول و عرض میں 18 ہزار مدارس رجسٹرڈ ہیں، عمومی طور پر 23 سے 28 لاکھ طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں جبکہ صرف خواتین کے 12 ہزار مدارس ہیں، جن میں 15 لاکھ لڑکیاں زیر تعلیم ہیں۔ اب سوچیں ان میں کتنے کتنے لاکھ کس کس مکتبہ فکر سے تعلق رکھتے ہوئے وہ فارغ ہوں گے / ہوں گی۔ ہر سال جبکہ لاکھوں کی تعداد میں سلسلہ چلتا چلا جائے گا، آگے یہ چھپ کر کے تو نہیں بیٹھ جائیں گے۔ پہلے حکومت کو اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ نصاب ایک بنایا جائے، مشترکات والا نصاب ناں کہ اختلافات والا نصاب لاگو کیا جائے۔

آیا کہ آج عوام کے ذہنوں میں یہ سوالات نہیں چل رہے ہیں؟

1۔ کیا یہ معاشرہ اسی طرح بدامنی کی آماجگاہ بنا رہے گا؟
2۔ کیا اس معاشرے میں کبھی امن کا دور دورہ بھی رہا ہے؟
3۔ کیا عصر حاضر میں درپیش مسائل کا حل ممکن ہے؟
4۔ کیا دنیا میں مظلوم مسلمان امن کی زندگیاں گزار سکیں گے؟

ان سب کا ایک جواب ہے (امن) اور اس میں ضروری ہے اعتدال نہ کہ (عبد غیرک حر مثلک) اس کے مطلب کے تحت خواہ مخواہ کی فضیلت ایک دوسرے پر ظاہر نہ کی جاوے۔ نسلی، علاقائی یا مسلکی، سب انسان برابر ہیں، فرق ہے تو صرف تقویٰ کی بنا پر ہے۔ خواہ مخواہ کی تفضیل ہی بدامنی کے اسباب میں سے ایک ہے۔ اسی طرح صرف مفادات حاصل کرنا اور قربانی کے وقت پیچھے ہٹ جانا جیسا کہ مثال ہے (الشبعی وتشکی) کہ ھات ومنع یہ اصول ہی بدامنی کو بڑھاوا دیتا ہے۔ اسی طرح ضعفاء کے حقوق کی پامالی اور وسائل کی غیر منصفانہ تقسیم ہی بدامنی کے اسباب میں سے ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں اسی امن اور تعلیم کو حاصل کرنے کے لیے کیا علماء کے لیے ضروری ہے کہ وہ بھی جدید دور کے تقاضوں کا خیال کریں۔

کہ جس اصحاب کہف نے اپنا ایمان بچانے کے لیے غار میں پناہ لے لی تھی، اسی طرح سامراجی دور میں اپنا دین اور اپنی ثقافت بچانے کے لیے اس دور کے تقاضوں کے مطابق دینی اور دنیاوی دو الگ الگ تعلیمی رویوں کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور مذہبی طبقہ دنیاوی تعلیم اور دور جدید کے تقاضوں سے قدرے دامن بچاتا رہا، مگر اب دین تو بچ گیا ہے مگر جب سینکڑوں سال بعد اصحاب کہف باہر آئے تو سارا ماحول بدلا ہوا تھا۔ زبان بدل چکی تھی، سکہ اور کرنسی بدل گئے، پورے شہر کے مناظر تبدیل ہو گئے۔ اسی لیے اس سامراجی دور میں ہمارے اکابر نے بھی اسی پالیسی کو پسند کیا کہ جبر و استبداد کے دور میں ایمان محفوظ رکھا جائے۔ ہم عام ماحول سے کٹ گئے مگر جب سالہا سال بعد ہم عام سوسائٹی کے ماحول میں آتے ہیں تو بہت سی چیزیں بدلی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔ بہت سے حوالوں سے ہم سوسائٹی کے لیے اور سوسائٹی ہمارے لیے اجنبی ہوتے ہیں۔ اب دو صورتیں ہیں کہ ہم یا تو واپس اصحاب کہف والا رویہ اختیار کریں یا ماحول سے مانوس ہوں اور خود کو اس میں ایڈجسٹ کریں کیونکہ اس کے بغیر کوئی دینی خدمت ممکن نہیں ہے۔ ایڈجسٹ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ اپنے ایمان و عقیدہ میں لچک پیدا کریں یا خدانخواستہ اپنی تراکیب دینی روایات اور اقدار سے دستبردار ہو جائیں ہرگز نہیں، بلکہ مطلب ان سب چیزوں کو برقرار رکھتے ہوئے طریق کار، زبان و لہجہ اور وہ اسلوب اختیار کریں جو کہ ارد گرد کے ماحول کے مطابق ہے اور جن لوگوں میں ہم کام کر رہے ہیں تا کہ ان کے اذہان اور قلوب تک رسائی حاصل ہو سکے۔

مثال کے طور پر پون صدی پہلے ابو الکلام کی بھاری بھرکم زبان کا سکہ چلتا تھا، اس وقت فصاحت و بلاغت کا معیار یہ تھا کہ نادر الفاظ اور مشکل تراکیب اور پرشکوہ جملوں سے کلام مزین ہو، اس وقت یہی چیز خطابت میں حکمرانی کے لیے ضروری تھی، مگر آج اس زبان میں تو لوگوں کے لیے مسائل ہوں گے۔ آج آسان لفظوں میں سادہ ترکیب و اسلوب کو استعمال کیا جاوے، جتنی سادگی ہوگی اتنا ہی بات موثر ہوگی۔ اس کی بڑی دلیل یہ غامدی، پرویز اور مودودی اپنا حلقہ بنانے میں کیوں کامیاب ہوئے۔ بڑی وجہ وہ سادہ اور عام فہم اسلوب میں بات کرتے تھے اور کامن سینس کا لحاظ کرتے ہیں اور لوگوں کی ذہنی سطح اور نفسیات کے مطابق بات کرتے ہیں۔ مناظرانہ اجدل والا اور درس نظامی کی کلاس والا انداز ترک کرنا ہوگا اور یہ بات کہ آج دنیا گلوبل ویلج بنتے جا رہی ہے لوگوں کے پاس اب اتنا وقت نہیں ہوتا کہ وہ گھنٹوں بلکہ ساری رات بیٹھ کر تقریر سنتے وہ دور گیا۔ آج کی خطابت کا کمال ہے کہ آپ کتنے مختصر وقت میں اپنی بات مکمل کرتے ہیں۔ اب سے 30، 40 سال پہلے تک عام لوگوں اور جدید تعلیم یافتہ حضرات کے پاس دین کے بارے میں اتنی معلومات نہیں ہوتی تھیں، واحد ذریعہ ہم لوگ تھے مگر اب یہ صورتحال نہیں ہے۔ عام لوگوں اور جدید تعلیم یافتہ طبقہ کے پاس دینی معلومات کے حاصل کرنے کے متبادل ذرائع موجود ہیں۔ اخبارات، ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ۔ درست غلط ہونا اور بات ہے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ ہم اپنی معلومات کا دائرہ وسیع کریں۔ مطالعہ کریں اور مسائل کے تجزیہ کی عادت ڈالیں۔

ورنہ ہیڈ گریاں ہونا نہ ہونا برابر ہوگا اور امن خواب ہی ہوگا اور دہشت گردی ہمیں کھا جائے گی اور ملک پر دھوکے اور فراڈ کی حکومت چلتی رہے گی۔

الاستفتاء

خون کا عطیہ اور خرید و فروخت کرنے کا حکم

سوال: آج کل ایک آدمی کا خون دوسرے آدمی کو لگا دیا جاتا ہے اور بعض لوگ اپنی خون کو فروخت بھی کر دیتے ہیں کیا ان کا یہ فعل درست ہے؟

سائل: تنظیم طور، تاندلیانوالہ

الجواب بعون الوہاب: اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا فرما کر اس کی ہدایت کے اسباب بھی مقرر فرمائے اور اس کے ساتھ ساتھ ایسے اصول اور ضوابط بھی متعین فرمائے جن پر کاربند رہنے سے انسانی زندگی بھی محفوظ اور آخرت بھی سنور جاتی ہے۔ پھر حالات کے پیش نظر بسا اوقات اپنے قواعد وضوابط میں نرمی کرتے ہوئے ایسی اشیاء کا استعمال کرنا جائز قرار دیا جن کو عام حالات میں حرام قرار دیا گیا تھا۔

جیسے عام حالات میں مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام پر دی گئی چیز حرام ہے لیکن خاص حالات میں ان اشیاء کو خاص مقدار میں استعمال کی اجازت دی گئی ہے جب انسانی جان کا خطرہ ہو تو پھر ان حرام اشیاء کو اس قدر استعمال کیا جاتا ہے جس سے وہ جان بچ جائے اور یہ اجازت صرف غذا میں ہے علاج میں نہیں۔

کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حرام اشیاء سے علاج کرنے سے منع کیا ہے اسی طرح خون کا تعلق بھی غذا سے ہے کیونکہ یہ صرف مریض کو بطور غذا دیا جاتا ہے بطور دوا نہیں اور غذا کا کام بھی خون پیدا کرنا ہے چونکہ اس وقت جس قدر مریض کو خون چاہیے غذا سے فوری حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ خون کی کمی کی بناء پر مریض کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے اس لیے کسی دوسرے کا خون دے کر اس کی کمی کو دور کر کے اس کی جان بچائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اضطراری صورت میں حرام غذا کے استعمال کرنے کی علت انسانی جان کی حفاظت ہے۔ اسی اضطراری حالت میں خون دے کر بھی انسانی جان بچانا مقصود ہوتا ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''جس نے ناحق کسی کو قتل کیا اس نے "فکانما قتل الناس جمیعا" پوری انسانیت کو قتل کیا اور "ومن احیاھا فکانما احیا الناس جمیعا" جس نے کسی کی جان بچائی اس نے پوری انسانیت کی جان بچائی۔''

اس لیے خون اگرچہ حرام ہے لیکن کسی کی جان بچانے کی خاطر یہ کسی کو دیا جا سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں، البتہ خون کا فروخت کرنا درست نہیں۔ شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ بھی اضطراری حالت میں خون دینے کو جائز قرار دیتے ہیں افادہ عام کے لیے ان کا فتویٰ بھی قارئین کرام کی پیش خدمت ہے۔ تاکہ مسئلہ کی خوب وضاحت ہو سکے۔

''جب دوسرے کا خون لینے کی مجبوری پیش آ جائے تو ایک بھائی کا اپنا خون دے کر دوسرے کی مدد کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ جبکہ یہ کام طبیب کی زیر نگرانی ہو اور وہ یہ یقین دلائے کہ خون دینے والے کو کچھ نقصان نہ ہوگا۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں: ''وقد فصل لکم ماحرم علیکم الا ما اضطررتم الیه''۔ [الانعام: 119]

''جو کچھ تم پر حرام کیا گیا ہے وہ اللہ نے کھول کر بیان کر دیا ہے الا یہ کہ تم کسی چیز کے لیے مجبور ہو جاؤ۔'' اور نبی علیہ السلام نے فرمایا:

''المسلم اخو المسلم لایظلمه ولا یسلمه من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته''

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے جو نہ اس پر زیادتی کرتا ہے نہ اسے کسی کے حوالہ کرتا ہے اور جو شخص اپنے بھائی کے کام میں لگا ہوتا ہے اللہ اس کے کام میں لگا ہوتا ہے۔ یہ حدیث جو ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس پر شیخین کا اتفاق ہے اور اس کے معانی میں بہت احادیث ہیں۔

☆..........☆..........☆

میاں محمد رفیق کی اہلیہ کا سانحہ ارتحال

میاں محمد رفیق آف شاہدرہ کی اہلیہ مولانا سعد اللہ، سیف اللہ، محمد ناصر، محمد عبداللہ، محمد شہزاد کی والدہ کچھ دن بیمار رہنے کے بعد 10 جولائی ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب کو قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

ان کی نماز جنازہ شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی نے انتہائی رقت آمیز انداز میں پڑھائی جس میں ہر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والوں کے علاوہ علماء کرام کی کثیر تعداد نے شرکت فرمائی۔

جن میں مفسر قرآن حافظ عبدالوہاب روپڑی، محمد علی سلفی، حافظ عبداللطیف، قاری فیاض احمد، قاری برکت اللہ اور جامعہ اہلحدیث کے طلباء نے بھی شرکت کی اور مرحومہ کی مغفرت کے لیے دعائے خیر فرمائی۔

قارئین سے اپیل ہے کہ وہ بھی مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کی دعا کریں۔ [دعا گو: شہادت طور، لاہور]

☆..........☆..........☆

تفسیر سورۃ آل عمران

(قسط نمبر 35) **حافظ عبدالوہاب روپڑی** (فاضل ام القری مکہ مکرمہ)

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ ۝
فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

"اور جب اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے عہد لیا (ان کو جمع کر کے فرمایا) جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دے دوں پھر تمہارے پاس کوئی (ایسا) رسول آئے جو اس (کتاب) کی جو تمہارے پاس موجود ہو تصدیق کرے تو تمہیں ضرور اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی۔ پھر (اللہ تعالیٰ نے) فرمایا کیا تم اس کا اقرار کرتے ہو اور ان باتوں پر مجھ سے عہد کرتے ہو؟

(تمام نبیوں نے) کہا ہم اقرار کرتے ہیں، فرمایا (اللہ تعالیٰ نے) تم گواہ رہو میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔" [۸۱]

"پھر اس (عہد) کے بعد جو (اس عہد) سے پھر جائیں وہ یقیناً نافرمان ہیں۔" [۸۲]

مشکل الفاظ کے معانی:

مِیْثَاقَ: پختہ عہد۔
حِکْمَةٍ: حکمت۔
مُصَدِّقٌ: تصدیق کرنے والا۔
لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ: تم ضرور ایمان لاؤ گے۔
اِصْرِیْ: میرا عہد۔
تَوَلّٰی: پھر جائے۔
الْفٰسِقُوْنَ: نافرمان (جمع فاسق)

ماقبل سے مناسبت:

سابقہ آیات میں اہل کتاب کی خیانت اور بددیانتی کا ذکر ہوا۔ جس کے سبب انہوں نے کتاب اللہ میں تحریف کر ڈالی۔ رسول اللہ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کو تبدیل کیا اور کہنے لگے ہم تو صرف اپنے انبیاء پر ہی ایمان لائیں گے۔ اس آیت میں اہل کتاب پر حجت قائم کی گئی کہ تمہارے انبیاء سمیت تمام انبیاء کو تو یہی حکم تھا کہ جب آخری نبی حضرت محمد ﷺ آ جائیں تو ان پر ایمان لانا ہے۔ لہٰذا اے اہل کتاب اگر تمہارے انبیاء کی موجودگی میں آخری نبی آ جائے تو وہ بھی اس آخری نبی پر ایمان لے آتے لہٰذا تمہارے لیے بھی واجب ہے کہ تم نبوت محمد ﷺ تسلیم کرو اور ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو جاؤ۔

التوضیح:

"وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ"

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ تک تمام انبیاء سے اللہ تعالیٰ نے عہد لیا تھا کہ تم میں سے ہر ایک دوسرے کی تصدیق کرے گا۔ عالم ارواح میں تمام انبیاء سے اللہ تعالیٰ نے یہ عہد لیا کہ اگر آپ کے دور نبوت میں کوئی دوسرا نبی آ جائے تو اس نبی پر ایمان لانا ضروری ہوگا۔ جب نئے نبی پر سابقہ نبی کو ایمان لانا ضروری ہے۔ تو پھر اس کی امت کو تو بطریق اولیٰ اس نئے نبی کو نبوت کو تسلیم کرتے ہوئے اس پر ایمان لانا ہوگا۔

لفظ رسول اور بعض مفسرین:

مفسرین کا لفظ رسول کے معنی تعیین میں اس مقام پر اختلاف ہے، بعض نے لفظ رسول سے مراد کوئی بھی رسول لیا ہے اور بعض لفظ رسول کی تنوین کو "تنوین تعظیم" قرار دیتے ہوئے اس سے رسول اللہ ﷺ کی

ذات پاک مراد لیتے ہیں۔ جیسا کہ تفسیر الخازن، ابن کثیر، تفسیر المنیر اور تفسیر البغوی وغیرہ میں ہے۔

عہد انبیاء اور حضرت علیؓ کی تفسیر:

مذکورہ آیت کی تفسیر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: لَمْ يَبْعَثِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نَبِيًّا آدَمَ فَمَنْ بَعْدَهُ اِلَّا اَخَذَ عَلَيْهِ الْعَهْدَ فِيْ مُحَمَّدٍ لَئِنْ بُعِثَ وَهُوَ حَيٌّ لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ وَلَيَنْصُرَنَّهُ وَيَاْمُرُهُ فَيَاْخُذُ الْعَهْدَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَقَالَ: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ الاية

کہ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی سے عہد لیا کہ اس کی زندگی میں اگر اللہ تعالیٰ اپنے آخری نبی جناب محمد ﷺ کو مبعوث کردے تو آپ پر ایمان لانا اور آپ کی مدد کرنا اس پر فرض ہے اور محمد ﷺ پر ایمان لانے کی اپنی امت کو بھی تلقین کرے۔ [تفسیر الطبری ج ۵، تفسیر سورۃ آل عمران ص ۵۴۰ آیت: ۸۱]

نبوت ورسالت:

انبیاء ورسل کی نبوتیں اور رسالتیں ایک دوسرے کی تکمیل کا باعث ہیں۔ جبکہ ان تمام انبیاء ورسل کی بعثت کا مقصد صرف ایک ہی ہے اور تمام انبیاء ورسل بلحاظ اصول (عقیدہ توحید) متفق ہیں۔ لیکن تمام شریعتوں میں ضروری مسائل ہمیشہ مختلف رہے جس کا سبب لوگوں کی بھلائی اور ان کی مصلحتوں کا خیال رکھنا ہے۔ لہٰذا انبیاء کا ایک دوسرے کی تصدیق کرتے ہوئے باہم نصرت وتائید کا پہلو اپنانا ضروری قرار دیا گیا۔

اس سے ثابت ہوا کہ اگر ایک صاحب شریعت نبی کی موجودگی میں اسی امت کی طرف دوسرا صاحب شریعت نبی آئے تو پہلے نبی کی شریعت منسوخ تصور ہوگی اور دوسرے کی شریعت ناسخ ہوگی۔

اتباع رسول کی اہمیت:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: میں اپنے ایک دوست قریظی یہودی کے پاس سے گزرا تو اس نے مجھے تورات کی جامع باتیں لکھ دیں، اگر آپ فرمائیں تو انہیں پیش کروں رسول اللہ ﷺ کا چہرہ (غصے سے) متغیر ہوگیا، حضرت عبداللہ بن ثابتؓ نے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ کے چہرے کو نہیں دیکھ رہے حضرت عمرؓ کہنے لگے۔ "رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا"

ہم اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اسلام کے دین ہونے پر، اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر خوش ہیں تب جا کر رسول اللہ ﷺ کا غصہ ٹھنڈا ہوا اور آپ نے فرمایا: "وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَصْبَحَ فِيْكُمْ مُوْسٰى ثُمَّ اتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ اِنَّكُمْ حَظِّيْ مِنَ الْاُمَمِ وَاَنَا حَظُّكُمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ"

قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر موسیٰ بھی تم میں آجائیں اور تم مجھے چھوڑ کر ان کی اتباع کرنے لگو تو تم سب گمراہ ہوجاؤ گے۔ تمام امتوں میں تم (صرف) میرے حصے کی امت ہو اور تمام انبیاء میں سے میں تمہارے حصے کا نبی ہوں۔ [مسند امام احمد بن حنبل ج ۳۰، ص ۲۸۰، رقم ۱۸۳۳ ...... شیخ البانی نے شواہد کی بنا پر اسے حسن کہا ہے۔ مشکاۃ بالتحقیق ج ۱۳۰۶]

ایک روایت کے الفاظ یہ ہیں: "لَوْ كَانَ اَخِيْ مُوْسٰى حَيًّا مَا وَسِعَهُ اِلَّا اتِّبَاعِيْ" اگر میرے بھائی موسیٰ بھی زندہ ہوتے تو ان کے لیے میری اتباع کے بغیر (نجات کا) کوئی چارہ نہ ہوتا۔

[ارواء الغليل ج ٦، ص ٣٤، رقم ١٥٨٩ حسن]

رسول اللہ ﷺ اور انبیاء کی امامت:

معراج کی رات تمام انبیاء کی امامت رسول اللہ ﷺ کو سونپی دینا اس آیت مبارکہ کی عملی تصویر تھی آپ کا تمام انبیاء کو نماز پڑھانا اس بات کی دلیل ہے کہ پیارے نبی ﷺ تمام انبیاء اور رسل سے افضل ہیں۔

آپ نے فرمایا: فَرَكِبْتُهُ حَتّٰى اَتَيْتُ بَيْتَ الْمَقْدِسِ قَالَ فَرَبَطْتُهُ بِالْحَلْقَةِ الَّتِيْ يَرْبِطُ بِهِ الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَفَصَلَّيْتُ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. "پھر میں براق پر سوار ہوا یہاں تک کہ میں بیت المقدس میں پہنچ گیا اور میں سواری سے اترا اور میں نے اپنی سواری کو اس جگہ باندھا جہاں دیگر انبیاء باندھا کرتے تھے۔ پھر میں مسجد میں داخل ہوا (اور تمام انبیاء کو) دو رکعت نماز پڑھائی۔" [مسلم كتاب الايمان باب الاسراء ج ١، ١٧٤، ١٧٠، رقم الحديث: ١٦٢]

قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِيْ قَالُوْا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ

انبیاء سے عہد لینے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم اس بات کا اقرار کرتے ہو کہ تم اس عہد پر مضبوطی سے کاربند رہو گے۔ تمام انبیاء کرام نے کہا ہاں اللہ ہم اس عہد کو پورا کرنے کا پختہ عزم کرتے ہیں فرمایا تم بھی گواہ رہو اور میں بھی ساتھ اس کی گواہی دینے والوں میں سے ہوں۔

"فَمَنْ تَوَلّٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ"

انبیاء سے پختہ عزم لینے کے بعد اس عہد کی اہمیت کو واضح کرنے کے لیے فرمایا یہ دیکھنا اس عہد کی پاسداری کرنا اور پاسداری کرنا اور یاد رکھنا کہ جس شخص نے بھی اس حکم سے روگردانی کا ارتکاب کرلیا اور اپنا عہد توڑ ڈالا تو ایسے ہی لوگ فاسق ہیں۔

[بقیہ صفحہ نمبر: 12]

تبصرہ کتاب

حافظ عبد الغفار روپڑی

نام کتاب: مشاہیر کے خطوط بنام بشیر انصاری ایم اے

مرتب: بشیر انصاری ایم اے

قیمت: درج نہیں

ملنے کا پتہ: اہل حدیث پبلیکشنز 106 راوی روڈ لاہور

خط لکھنے کا سلسلہ بڑا پرانا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ النحل میں سیدنا سلیمان علیہ السلام کا خط بیان فرمایا ہے جو انہوں نے ملکہ بلقیس کی طرف لکھا۔ ان پر اس کا بڑا اثر پڑا اور وہ تمام لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ اسی طرح رسول معظم ﷺ نے صلح حدیبیہ کے بعد مختلف بادشاہوں اور سرداروں کی طرف خط لکھے۔ اسی طرح خلفائے راشدین نے بھی خطوط لکھے اور دیگر صحابہ نے بھی خط لکھنے کا طریقہ اختیار کیا۔ رسول کریم ﷺ، خلفائے راشدین کے خطوط محفوظ کیے گئے اور بعد میں قرطاس کی زینت بنے۔ اسی طرح ہر دور میں خط لکھنے اور انہیں محفوظ کرنے کا سلسلہ جاری ہے، خط لکھنا جہاں کاتب کے علمی ذوق کو ظاہر کرتا ہے وہاں پڑھنے والوں کو بھی کئی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ علماء کرام خطوط کے جواب میں فتویٰ لکھتے ہیں پھر قارئین کی نظر کیے جاتے ہیں جبکہ اجتماعی طور پر ان خطوط کے بہت سے فوائد ہیں۔

محترم بشیر انصاری صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ انہوں نے مشاہیر کے خطوط کے نام سے یہ مجموعہ ترتیب دیا ہے۔ اس مجموعے میں سعودی عرب کے بعض حکمرانوں کے خطوط بھی ہیں اور سعودی عرب کی اہم شخصیات کے بھی۔ علاوہ ازیں دیگر اصحاب علم کے بھی خطوط ہیں۔ امریکہ، برطانیہ، اور دیگر یورپین ممالک کے شیوخ کے خطوط بھی اس مجموعہ کی زینت ہیں۔

یہ مجموعہ بشیر انصاری نے ترتیب دیا ہے۔ یہ مجموعہ جہاں موصوف کے اعلیٰ ذوق کو واضح کرتا ہے وہاں محترم بشیر انصاری صاحب کے تعلقات کا بھی پتہ دیتا ہے کہ ان کے بین الاقوامی، شیوخ، اہل علم اور سیاسی شخصیات سے تعلقات ہیں۔ یہ کتاب علماء اور طلباء کے لیے یکساں مفید ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے لیے اس مجموعے کو صدقہ جاریہ بنائے۔

عظیم جماعتی و دینی درسگاہ دار الحدیث اوکاڑہ میں

امام المحدثین حافظ محمد بن اسمٰعیل البخاریؒ کی شہرہ آفاق کتاب صحیح بخاری شریف کی تکمیل پر

52ویں سالانہ **تقریب بخاری شریف**

بتاریخ: 21جولائی 2010ء بمطابق 8شعبان 1431ھ بعد نماز عصر منعقد ہو رہی ہے۔ ان شاء اللہ

مہمان گرامی: مولانا محمد ادریس اثری صاحب، پروفیسر حافظ عبدالرحمٰن محسن، و دیگر جید علماء کرام۔

محقق العصر، شیخ الحدیث، حضرت مولانا **ارشاد الحق اثری** صاحب

ناظم تحقیق و افتاء مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، شیخ الحدیث جامعہ اثریہ فیصل آباد بخاری شریف کی آخری حدیث پر محققانہ، فاضلانہ خطاب ارشاد فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ

زیر صدارت
محترم جناب
چوہدری محمد انوار الحق صاحب

زیر سرپرستی
شیخ الحدیث حضرت مولانا
عبد الرشید راشد ہزاروی صاحب

اپیل
احباب عصر کی نماز سے پہلے تشریف لا کر اس روحانی محفل میں شریک ہوں

الداعی الی الخیر: عبداللہ یوسف ناظم دار الحدیث ساہیوال روڈ اوکاڑہ 0312-4403173 / 044-2521460

اسلامی ذہن کی تیاری اور اسلامی انقلاب

از رعیت علی

اسلامی ذہن کی تیاری پر اسلامی انقلاب کا انحصار ہے، اسلامی ذہن تیار ہو جائے گا تو اس سے انقلاب اپنے آپ رونما ہو جائے گا۔ اس لیے ایک صاحب نظر اسلامی مفکر اور اسلامی داعی کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی اذہان تیار کرنے کے عظیم الشان فریضے کی طرف توجہ دے۔ عملاً اس فریضے کو اپنی ذات کے ساتھ وابستہ کرلے اور پھر اس کے لیے اپنی ساری علمی اور دعوتی صلاحتیں صرف کردے۔ عصر حاضر کے اسلامی مفکر کا یہ کام یقیناً بہت بڑا کارنامہ ثابت ہوگا اور اس سے انسانی قلوب کی دنیا میں ایک تغیر آفریں انقلاب جنم لے گا۔ سب سے پہلے میں اسلامی ذہن کا تعارف کروانا چاہتا ہوں۔

اسلامی ذہن سے مراد وہ ذہن ہے جس نے قرآن حکیم، حدیث رسول ﷺ، سنت رسول ﷺ اور سیرت رسول ﷺ کو پوری طرح پڑھا ہو۔ اسلام کے ان چاروں ماخذوں کو پڑھنے کے بعد اس نے کما حقہ ان کو سمجھا ہو، ان کو سمجھنے کے بعد اس نے ان کو اپنی ذات کا مرکز بنالیا ہو یعنی اسلام اس کی شخصیت بن جائے، اس کی سیرت اور کردار بن جائے، اسلام اس کی سوچ اور تمنا کا محور و مرکز بن جائے، وہ کلام کرے تو اسلام کی کرنیں اس کے کلام سے پھوٹیں، وہ اپنے اعمال واخلاق، اپنے برتاؤ اور عملی رویے سے اسلام کا ترجمان بن جائے اور دیکھنے والے افراد اس کو دیکھ کر اسلام کا تعارف حاصل کرنے لگیں۔

جب ذہن کا یہ ماڈل تیار ہو جائے گا تو ہم کہہ سکیں گے کہ اسلامی ذہن تیار ہو گیا ہے، اسلامی ذہن کا تیار ہو جانا ہی اسلامی انقلاب ہے۔ کیا آج ہمارے تعلیمی اداروں، ہمارے دانشوروں اور ہمارے علماء کرام نے یہ اسلامی ذہن تیار کیا ہے۔ میرے خیال کے مطابق عصر جدید میں ہمارے تعلیمی ادارے اس ضمن میں ناکام ہو چکے ہیں۔ وہ تو دینوی اور کاروباری اذہان تیار کرنے میں مصروف ہیں اور ان کے نتائج ہم خوب بھگت رہے ہیں آج کار، بنگلہ، پری پیکر عورت، مزیدار ماکولات مشروبات، دیدہ زیب اور کشش ملبوسات، عقیدہ، اقتدار شہرت، دولت اور دنیوی جاہ وجلال سے محبت کرنے والے اذہان نظر آتے ہیں۔ لیکن آخرت کی زندگی کے لیے محنت کرنے والے اسلامی اذہان دنیا کے اسٹیج سے غائب ہیں۔ لہٰذا یہ عظیم الشان کام اسلامی مفکرین کو ہی کرنا ہوگا، مفکر کے درجے سے کم شخصیت اس کار عظیمہ کو سرانجام نہیں دے سکتی۔

آج ایک ایسا ماڈل ادارہ معرض وجود میں آنا چاہیے جہاں پر اسلامی اذہان کی تیاری کے اس مقدس مشن کا آغاز کیا جاسکے۔ ہم ایک ڈاکٹر، ایک سائنس دان، ایک بیوروکریٹ، ایک جج، ایک جرنیل اور ایک پروفیسر تیار کرنے کے لیے ہم عالی شان ادارے تعمیر کرتے ہیں۔ لیکن اسلامی ذہن کے حامل ڈاکٹر، انجینئر، بیوروکریٹ، جنرل، جج، پروفیسر، حکمران، سیاست دان اور ماہر معیشت تیار کرنے کے لیے ہم کوئی مثالی تعلیمی دانش گاہ بنانے کے لیے کبھی نہیں سوچتے۔ شاید ہم نے اس دنیا کو ہی اپنی تمناؤں کا مرکز سمجھ لیا ہے اور آخرت کی بے کراں زندگی کو اپنے ذہنوں سے نکال دیا ہے۔

اسلامی ذہن کے حامل افراد تیار نہ کرنے کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ آج درندہ صفت اور حیوان صفت لوگ دنیا کے اسٹیج پر نظر آتے ہیں۔ یہ لوگ ریاستوں کے سربراہ ہیں۔ اسمبلیوں کے رکن ہیں، محکموں کے منسٹرز ہیں، دفتروں کے منتظم ہیں، بڑے بڑے اداروں کے ڈائریکٹرز ہیں، فوجوں کے سپہ سالار ہیں اور معاشرے کے معمار ہیں، ان کے اعمال آپ کے سامنے ہیں، یہ دنیا سے محبت کرتے ہیں، اللہ کے ذکر سے عاری ہیں، دنیا کے حسن و جمال کے شیدائی ہیں، ذائقہ دار کھانوں کے شوقین ہیں، دنیا کی زمینوں پر مرتے ہیں، دنیا کے عیش و عشرت کے متوالے ہیں، لیکن اللہ کی بندگی اور انسانیت کی خدمت کے روحانی نصب العین سے دور ہیں انہوں نے دنیا کو ایک اذیت کدے میں ڈال دیا ہے۔ یہ لوگ کرپشن کے یادگار ریکارڈ قائم کرتے ہیں، معصوم انسانوں کی جانوں پر ظلم کرتے ہیں، مالی وسائل کا اسراف کرتے ہیں، دنیا میں عیش و عشرت کے ڈرامے رچاتے ہیں، دنیا میں جنگی کلچر کو عام کرتے ہیں، لوگوں کی خوشیوں کا قتل کرتے ہیں۔ ان لوگوں نے دنیا کی جنت کو جہنم میں بدل دیا ہے۔ لہٰذا اسلامی ذہن کے افراد تیار کرنے کی اشد ضرورت ہے، یہ افراد تیار ہوں گے تو دنیا کا نقشہ بدل جائے گا۔ یہ دنیا روحانی کردار کے حامل انسانوں کا ایک خطہ بن جائے گی۔ دنیا کی رونقیں اور مسرتیں لوٹ آئیں گی، چمن ہستی میں فرحت آفریں بہاریں رقص کریں گی، جنت ارضی کا مثالی ماحول تخلیق ہو جائے گا اور حسان التقویٰ الخدمت اور الایثار کی روحانی و جنتی اقدار کے حامل انسانی سماج کا ڈھانچہ قائم ہو جائے گا۔ دنیا سے ظلم وفساد کے مظاہر نابود ہو جائیں گے یہ فساد زدہ دنیا امن کی نورانی بستی میں بدل جائے گی۔ اسلامی کریکٹر تیار ہو جائے گا اور اسلامی انقلاب کا سویرا طلوع ہوگا۔ بقول حکیم الرحمت

شب گریزاں ہوگی آخر جلوۂ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمۂ توحید سے

پاکستانی ریاست کا ہمہ پہلو بحران اور اس کا حل

از رعیت علی

پاکستانی ریاست ایک ایسی بدنصیب بستی کا روپ پیش کر رہی ہے جس پر ڈاکوؤں نے قبضہ کر لیا ہو اور اس کے مکینوں کو اپنی حراست میں لے کر ان کو یرغمال بنا لیا ہو۔ آج کی پاکستانی ریاست پر بھی ڈاکو شاہی کا راج ہے۔ ریاست کا کوئی ادارہ ان قزاقوں کے تسلط سے آزاد نہیں ہے۔ یہ نام نہاد سیاسی قائدین اور اسمبلیوں کے اراکین کیریکٹر نام کی صلاحیت سے عاری ہیں۔ ان کا ذہنی سانچہ 'الاسلام اور التقویٰ' کی قدروں سے خالی ہے۔ یہ طاغوتی اور ابلیسی ذہن کے حامل ہیں۔ ان لوگوں نے پاکستان کے سارے مالی وسائل پر قبضہ کر رکھا ہے۔ قوم ایک اذیت کدے میں مقید ہو چکی ہے لیکن حیرت کا مقام ہے کہ ان قزاقوں کو اقتدار کے ایوانوں سے باہر نکالنے کے لیے کوئی مرد مومن یا کوئی اسلامی گروہ قومی زندگی کے سٹیج پر فی الوقت نظر نہیں آ رہا۔ قوم بے حسی کی کیفیت میں ڈوبی ہوئی ہے۔

نچلے اور بالائی طبقے کے افراد اس صورتحال سے کلیتاً لاتعلق ہیں۔ جبکہ درمیانے طبقے کے لوگوں کے اندر سے کبھی کبھی آواز بلند ہوتی ہے کہ سسٹم کو بدلنا چاہیے، لیکن زبانی کلامی دعوؤں اور بیانات سے سسٹم کبھی نہیں بدلا کرتے۔ سسٹم کو بدلنے کے لیے جدوجہد کے میدان میں اترنا پڑتا ہے۔ قربانیاں دینا پڑتی ہیں۔ آج پاکستان کا ریاستی اور انتظامی ڈھانچہ مکمل طور پر بحران زدہ ہو چکا ہے۔ بے کردار اور بدعنوان افراد اقتدار کے ایوانوں میں جلوہ افروز ہیں۔ درندے اور بھیڑیے قوم کے جسد ناتواں کو نوچ رہے ہیں جس طرح جنگل کی تاریک اور بھیانک رات میں درندے بے بس جانور کو گھیر کر ہلاک کرتے ہیں اور پھر اس کے گوشت سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں اسی طرح پاکستانی ریاست اور پاکستانی قوم کے نحیف و ناتواں وجود کو حرص و آز کے دانتوں سے کرپٹ اور بدمعاش سیاست دان جھنجوڑ رہے ہیں۔

پاکستان کے آرمی چیف ان قزاقوں کو حیرت سے تک رہے ہیں لیکن تحفظ ریاست کا فریضہ ادا کرنے کے بارے ابھی متامل ہیں کیا ابھی وقت نہیں آیا کہ ان چوروں اور رہزنوں کو اقتدار کی غلام گردشوں سے باہر نکال کر انہیں تختہ دار پر لٹکا دیا جائے تاکہ ریاست پاکستان ان درندوں اور فاسقوں کے جبر سے آزاد ہو جائے یہ قوم کو بے دردی سے لوٹ رہے ہیں اور ٹی وی کی رنگین سکرین پر آ کر قوم کی تمناؤں کا مذاق اڑاتے ہیں ان ظالم قصابوں کے لیے آج ایک اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی ضرورت ہے، جس نے چودہ سو برس قبل اعلان کیا تھا کہ جسے اپنے رب کے عذاب کا ڈر نہیں اسے فاروقؓ کے درے کا خوف ضرور دامن گیر ہے۔ وہ فاروقؓ جس نے دھرتی پر احسان اور الخدمت کا مثالی نظام قائم کیا تھا وہ فاروقؓ جس نے اعلان کیا تھا کہ میں اس وقت تک پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک اسلامی خلافت کا ایک ایک رکن سیر ہو کر کھانا نہ کھا لے۔ اس کے دور پر زلزلہ آیا تو اس نے دھرتی پر اپنا درہ مارا اور کہا کہ میں نے تجھ پر عدل کیا ہے تو پھر بھی لرزتی ہے۔ خشک دریا میں اپنا نامہ پھینکا تو اس کے کنارے آب رواں کی طغیانیوں سے چھلکنے لگے۔ یہ وہ فاروقؓ ہے کہ جس کے عہد میں اسلامی ریاست کی سرحدیں بائیس لاکھ مربع میل تک پھیل گئی تھیں لیکن کسی سرکش کو ریاستی قانون توڑنے کی جرأت نہ تھی۔ آج دن دیہاڑے ڈاکے ڈالے جاتے ہیں ماؤں کے جگر گوشے اغواء کر کے قتل کر دیے جاتے ہیں۔ ریاستی املاک پر دن کی روشنی میں قبضہ کر لیا جاتا ہے پولیس طاقتور مجرموں کے آگے بے بس ہے۔ کیونکہ اراکین اسمبلی ان مجرموں کی پشت پناہی کرتے ہیں۔ ان پڑھ قسم کے جاگیردار، جو بکریوں کے ریوڑ کی نگرانی نہیں کر سکتے آئین ساز اداروں میں رونق افروز ہیں۔ ان کے پہلو میں پری جمال اپسرائیں بھی اسمبلی کے ایوان میں جلوہ آراء ہیں مجلس آئین ساز میں آئین سازی نہیں ہوتی بلکہ یہ اسمبلی تو ایک عشرت کدہ ہے جس میں مہ وشیں اپنے حسن کے جلوے بکھیرتی ہیں یہ پارلیمنٹ ایک حرم سرا ہے یا بیوٹی کلب جس پر دل پھینک اور عاشق مزاج جنسی مریض قابض ہیں قوم بے غیرت انسانوں کے شکنجہ استبداد میں مقید ہے۔ آج صلاح الدین ایوبی کے طنطنہ کی ضرورت ہے تاکہ قوم کو ان لعنتیوں کے پلید وجود سے نجات دلا کر پاکستان کو امن و راحت کی بستی میں بدل دیا جائے جس پر صالح اور متقی افراد کی حکومت ہو جو کہ خادمین ملت بن کر قوم کی خدمت کریں اور اسے بحرانوں سے رہائی دلائیں۔

لیکن مارشل لاء اور نام نہاد جمہوریت اس بحران کا حل نہیں ہے اس بحران کے عارضی حل کا فارمولہ یہ ہے کہ آرمی چیف کرپٹ حکومتی ٹولے کو اقتدار سے فارغ کر کے اقتدار ریاست جناب افتخار محمد چوہدری چیف جسٹس آف پاکستان کے حوالے کر دیں اور ان کی نگرانی میں 10 دس سال تک تعمیر پاکستان پروگرام کے تحت پاکستان کی سیاسی وسماجی اور معاشی بنیادیں مستحکم کریں۔ اس کے بعد ریاست کو چلانے کے لیے ایک اکیڈمی قائم کریں اس اکیڈمی میں اسلامی کردار اور اسلامی بصیرت کے حامل متقی اور صالح کردار لوگ تیار کیے جائیں۔ یہ لوگ ایک امتحانی عمل سے گزر کر اس اکیڈمی تک آئیں اور انہی میں سے انتظامیہ، فوج، عدلیہ، بیوروکریسی اور حکومت کے ماہرین منتخب کر کے ریاستی ڈھانچے کی از سر نو تنظیم کی جائے یہ کام ہر دس سال کے بعد کیا جائے اس کے سوا قومی سدھار کی دوسری کوئی صورت نہیں کیونکہ جمہوریت پاکستان میں ایک فراڈ گیم ہے جس میں ان پڑھ اجڈ اور بدقماش لوگ منتخب ہو کر آتے ہیں اور پھر دل کھول کر ریاست کے مالی وسائل لوٹتے ہیں۔

☆ ☆ ☆

اغواء کی بڑھتی ہوئی وارداتیں

عالمگیر آفریدی

یہ 19 اپریل 2010 صبح صادق کا وقت ہے جب 80 سالہ حافظ قرآن اور جماعت اہلحدیث صوبہ سرحد کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر ثناء اللہ خان حسب عادت اندھیرے منہ اٹھ کر نماز تہجد کی ادائیگی کے بعد فجر کے اذان کے لیے قریبی مسجد کا رخ کرتے ہیں معمول کے مطابق جب وہ مسجد کا دروازہ کھولنے لگے تو اس اثناء قریبی گلی میں پہلے سے موجود چند مسلح افراد نے انہیں زبردستی ایک گاڑی میں ڈال کر اغواء کرنے کی کوشش کی۔انہوں نے حسب استطاعت مزاحمت کی ہر ممکن کوشش کی لیکن ان کی عمر اور مسلح افراد کی تعداد نے ان کی ایک نہ چلنے دی اور اغواء کار انہیں زبردستی گاڑی میں ڈال کر ساتھ لے جانے میں کامیاب ہوگئے۔

ان کے اغواء کے بارے میں ان کے اہل خانہ اور اہل محلہ کو اس وقت معلوم ہوا جب محلے کے لوگ نماز فجر کے لیے مسجد پہنچے۔انہیں جب جائے وقوعہ سے حاجی صاحب کے چپل ملے تو تب ان پر یہ بھید کھلا کہ حاجی صاحب کو کوئی زبردستی اٹھا کرلے گیا ہے۔ان کے اہل خانہ اس وقت سے لے کر آج تک ان کی بحفاظت بازیابی کے لیے انصاف اور قانون کا ہر دروازہ کھٹکھٹایا لیکن ڈھائی ماہ ہونے کے باوجود اب تک ان کی رہائی کے لیے کسی بھی سطح پر کوئی خاص سرگرمی نظر نہیں آئی۔

حاجی صاحب کے اہل خانہ کے مطابق اغواء کار نہ صرف ان سے کئی مرتبہ رابطہ کر چکے ہیں بلکہ انہوں نے رقم بروقت ادا کرنے کی صورت میں حاجی صاحب کو جان سے مارنے کی سخت دھمکی بھی دی ہے۔

ان کے بقول اغواء کاروں کے بارے میں پولیس اور دیگر متعلقہ اداروں کو تمام ضروری معلومات بہم پہنچانے کے باوجود اب تک ان کی جانب سے اغواء کاروں کے خلاف کوئی موثر کاروائی نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ اغواء کاروں نے نہ صرف حاجی ثناء اللہ خلیل کے اہل خانہ کو پولیس سے رابطہ کرنے پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دینا شروع کر دی ہیں۔بلکہ چند روز قبل ان کے گھر پر بموں سے حملہ کرنے کی دھمکی دی ہے۔اگر ایک طرف حاجی صاحب اغواء کے حوالے سے آواز اٹھانے سے باز رہنے کا سخت پیغام دیا ہے تو دوسری طرف متاثرہ خاندان کو اس حملے کے ذریعے یہ پیغام دینے کی بھی کوشش کی گئی ہے اگر انکا مطالبہ نہ مانا گیا تو وہ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں پولیس نے حاجی صاحب کے اغواء کی طرح ان کے گھر پر ہونے والے حملے اور اغواء کاروں کی مسلسل دھمکیوں کے خلاف بھی حسب قاعدہ ایک اور ایف آئی آر درج کر دی ہے۔حاجی ثناء اللہ خلیل کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ ان کی نہ تو کسی سے دشمنی ہے اور نہ ہی ان کا خاندان کسی غیر اخلاقی یا غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث ہے جبکہ مالی لحاظ سے بھی ان کا خاندان ایک متوسط گھرانے سے تعلق رکھتا ہے۔

حاجی ثناء اللہ کی زندگی ایک کھلی کتاب کی مانند ہے،انہوں نے اپنی زندگی کا آدھا حصہ اس صوبے اور بالخصوص اس شہر کے ہزاروں لاکھوں کے بچوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے میں گزرا۔ان کی وجہ شہرت ایک مشفق مدرس اور استاد کے علاوہ ایک باشرع اور باعمل مسلمان کی سی ہے۔

گزشتہ کچھ عرصے سے جب سے صوبے میں امن وامان کی صورتحال انتہائی خراب ہوئی ہے،تب سے دیگر جرائم کے ساتھ ساتھ اگر کسی جرم میں بہت زیادہ اضافہ ہوا ہے تو وہ اغواء برائے تاوان ہے،جس نے قلیل عرصے میں ایک باقاعدہ منافع بخش کاروبار کی حیثیت حاصل کر لی ہے۔کچھ عرصہ پہلے تک اغواء برائے تاوان کے اکا دکا واقعات ہوتے تھے اور اغواء کاروں کے بارے میں بالعموم سب کو پتہ ہوتا تھا۔کہ فلاں علاقے میں ہونے والی واردات کے پیچھے کس اغواء کار گروہ کا تعلق ہے۔ان تک رسائی اور مغویان کی بازیابی شاید اتنا بڑا مسئلہ نہیں تھا جتنا گزشتہ دو تین سالوں کے دروان اس مسئلے نے ایک پیچیدہ صورتحال اختیار کی ہے۔کسی زمانے میں اغواء برائے تاوان کے بہت تارگٹڈ واقعات رونما ہوتے تھے اور مغویان کو عموماً خیبر،مہمند،مالاکنڈ اور درہ آدم خیل کے مخصوص علاقوں میں محبوس رکھا جاتا تھا۔لیکن اب تو یوں لگتا ہے کہ جیسے اس کاروبار کی شاخیں گلی گلی محلہ کھل گئی ہیں۔اعداد وشمار کے مطابق گزشتہ چند سالوں کے دوران اغواء برائے تاوان کے زیادہ تر واقعات صوبائی دارالحکومت میں وقوع پذیر

ہوئے ہیں۔ جبکہ کئی واقعات میں یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ مغویوں کو علاقہ غیر کی بجائے یہیں صوبائی دارالحکومت میں رکھا گیا تھا۔ بلکہ یہ اطلاعات بھی ہیں کہ بعض مغویوں کو حیات آباد اور پشاور سے ملحقہ جدید بستیوں اور رنگ روڈ کے مضافاتی علاقوں میں رکھا جاتا ہے۔ رہا ہونے والے بعض مغویان یہ انکشاف بھی کر چکے ہیں کہ انہیں جہاں سے اغواء کیا گیا تھا انہیں اسی مقام کے ساتھ واقع گلی یا محلے میں آبادی کے درمیان قید رکھا گیا تھا۔ ایسے مغویان کو دھوکہ دینے کے لیے اغواء کاران کی آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر قریبی سڑکوں پر مسلسل گھما کر ایسا تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں گویا انہیں اغواء کی جگہ سے کہیں دور منتقل کر دیا گیا ہے۔ اغواء برائے تاوان کا جرم دیگر جرائم سے اس حوالے سے بھی مختلف ہے کہ دیگر جرائم کا کسی کے ساتھ بھی ارتکاب ہونے کے بعد متاثرہ افراد یا خاندان دو چار دن کی آہ فریاد کے بعد صبر شکر کی چادر اوڑھ کر سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ جبکہ تاوان کے لیے اغواء ہونے والوں کے ساتھ ساتھ ان کا پورا خاندان بھی مغوی کی زندہ یا مردہ بازیابی تک سولی پر لٹکتا رہتا ہے۔ اغواء کاروں کی جانب سے ابتدائی رابطہ ہونے میں بالعموم دس پندرہ دن تک لگ جاتے ہیں۔ رابطہ نہ ہونے کے ان ابتدائی دنوں میں متاثرہ خاندان کے ہاں امید و ناامیدی کا نازک رشتہ دن میں کئی کئی بار بنتا اور ٹوٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ فون کی بجنے والی ہر گھنٹی کے ساتھ اہل خانہ کے دلوں کی دھڑکن کچھ ایسی تیز ہو جاتی ہے جسے معمولی خاموشی میں بھی ہر کوئی با آسانی سن سکتا ہے۔

یہاں سوال یہ ہے کہ حاجی ثناء اللہ کو آخر کس جرم کی سزا دی جا رہی ہے؟ انہوں نے کسی کا کیا بگاڑا ہے؟ پتا نہیں ایک 80 سالہ بزرگ کو انتہائی ہتک آمیز انداز میں اغواء کر کے اغواء کنندگان اس معاشرے کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں؟ یہ کارستانی جس کسی نے بھی کی ہے انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اسلام میں ضعیف اور بزرگ کافروں کو حالت جنگ میں بھی اذیت دینے کی ممانعت ہے۔ کجا کہ پر امن ماحول اور ایک اسلامی ریاست کے مسلمان بزرگ شہری اور اس کے اہل خانہ کو اتنی شدید جسمانی اور ذہنی اذیت سے دو چار کیا جا رہا ہے۔ معاشرے میں اغواء برائے تاوان کی لعنت میں ہونے والے اضافے کی پیش نظر جہاں حکومت کو اس لعنت کی بیخ کنی کے لیے بعض اہم اور بنیادی اقدامات اٹھانے چاہییں۔ وہاں اس جرم میں ملوث اور اس میں معاونت کرنے والے مجرموں کو عبرت ناک سزائیں دینے کے لیے خصوصی قوانین بنانے کی بھی ضرورت ہے۔

موجودہ حالات میں جب پولیس اور سیکورٹی فورسز نے شہر کے داخلی اور خارجی راستوں کے علاوہ شہر کے اندر قدم قدم پر ناکوں اور چیک پوسٹوں کا ایک مربوط اور منظم نیٹ ورک بنا رکھا ہے نیز پولیس کو مواصلات کے جدید آلات بھی دستیاب ہیں۔ ایسے میں اغواء کاروں کا دن دیہاڑے بلا روک ٹوک اور بلا خوف اپنے شکار کو اٹھا کر پولیس کے نرغے سے محفوظ مقامات تک منتقل کرنا جہاں پولیس اور موجودہ حکومت کے لیے ایک بہت بڑا سوالیہ نشان ہے وہاں یہ بحیثیت مجموعی ہم سب کے لیے بھی ایک بہت بڑا لمحہ فکریہ ہے۔

☆..........☆..........☆

[بقیہ: تفسیر سورۃ آل عمران]

ایک دوسرے مقام پر فاسقوں کی خصوصیت کو اس طرح بیان فرمایا: "وَمَا يُضِلُّ بِهِ إِلَّا الْفَاسِقِينَ ۝ الَّذِينَ يَنقُضُونَ عَهْدَ اللَّهِ مِن بَعْدِ مِيثَاقِهِ" اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو گمراہ کرتا ہے جو فاسق ہیں وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے مضبوط عہد کرنے کے بعد اس عہد کو توڑ دیتے ہیں۔ [البقرۃ: ۲۶، ۲۷]

<u>لمحہ فکریہ اور امت محمدیہ!:</u>

جب انبیاء سے یہ عہد لیا گیا کہ دوسرے رسول کی آمد سے تمہاری شریعت منسوخ ہو جائے گی اور تمہیں آنے والے رسول کی تصدیق اور مدد کرنی ہوگی تو آج رسول اللہ ﷺ کی بات کے ہوتے ہوئے آئمہ کی وہ بات، جو فرمان رسول کے معارض ہو اس کو حجت کس طرح بنایا جا سکتا ہے؟ یہی وہ چیز ہے کہ جس نے اہل اسلام کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ حالانکہ اتحاد اور اتفاق کا مرکزی اور بنیادی نقطہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اور آپ کا فرمان ہے اس بنیادی نقطے کو چھوڑ کر کسی اور چیز پر اتحاد اور اتفاق ممکن نہیں۔

<u>آیات سے اخذ شدہ مسائل:</u>

۱۔ تمام انبیاء کرام کو ایک دوسرے پر ایمان لانے اور مدد کرنیکا حکم دیا گیا تھا
۲۔ اہل کتاب کی عام عادت اللہ کی نافرمانی اور اس کے عہد کو توڑنا ہے۔
۳۔ رسول اللہ ﷺ کی اتباع ہر مسلمان پر فرض ہے۔
۴۔ احترام رسول ﷺ کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جس طرح آپ کی ذات کا احترام کیا جائے اسی طرح آپ کی بات کا بھی احترام کیا جائے۔
۵۔ اللہ تعالیٰ نے پاسداری عہد کی اہمیت کو واضح فرمایا ہے۔
۶۔ رسول اللہ ﷺ کے فرمان کی مخالفت کھلم کھلا عہد باری تعالیٰ کو توڑنا ہے
۷۔ دین اسلام کے احکامات سے منہ موڑنا اور انکار کفر ہے۔

ہر دو خطبہ جمعۃ المبارک میں درود شریف پڑھنا

شیخ الحدیث مولانا محمد یوسف راجوال

مفسر قرآن، مصلح اعظم پنجاب حافظ محمد لکھوی تفسیر محمدی پنجابی ساتویں منزل سورۃ الجمعہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

ہر خطبہ حمد اللہ دا پڑھے درود رسول
الٰہی بھی کرے وصیت خوف خدادی چھوڑن لوگ فضول

[تفسیر محمدی منظوم پنجابی ص ۵۷، کتب خانہ عزیزیہ کشمیر بازار لاہور، تفسیر محمدی ص ۱۵۱، ج ۷، مکتبہ اصحاب الحدیث اردو بازار لاہور]

خطیب اسلام امام الہند حضرت مولانا محمد جونا گڑھی "خطبات محمدی جلد سوم کے صفحہ ۵۶ میں خطبہ اس طرح تحریر فرماتے ہیں۔

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين والعاقبة للمتقين. اشهدان لااله الاالله وحده لاشريك له واشهدان محمدا عبده ورسوله. اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد. اما بعد

يا ايها الناس توبوا الى الله قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحة قبل ان تشغلوا عنها هرما ناغضا وموتا خالصا ومرضا حابسا وتسويفا موليا وصلوا الذى بينكم وبين ربكم تسعدوا. واكثروا الصدقة فى السر والعلانية توجروا. وتحمدوا ترزقوا. وتنصروا وتحبروا وامروا بالعرف تخصبوا والهوعن المنكر تنصروا ايها الناس ان اكيسكم اكثركم ذكر اللموت واكرامكم احسنكم استعداد اله الاوان من علامات العقل التجافى عن دار الغرور و الانابة الى دار الخلود والزود لسكنى القبور ولتاهب ليوم النشور.

"ہر قسم کی تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے اور درود کے لائق سید المرسلین کی ذات ہے اور آخرت کا بہترین انجام متقین کے لیے ہے اور میری گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میری گواہی ہے کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

اے اللہ رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور آپ کی آل پر، جیسا کہ تو نے رحمت نازل فرمائی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی آل پر یقیناً تو تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے۔

لوگو! موت سے پہلے توبہ کرلو، لوگو کرتو ڑ بڑھاپے سے اور خالص موت اور روک دینے والی بیماری اور بے فائدہ افسوس کے موقعہ سے پہلے ہی نیکیاں کرلو، اللہ تعالیٰ سے اچھے تعلقات توحید وسنت کی پابندی سے پیدا کرلو تا کہ سعادت سے محروم نہ رہ جاؤ، پوشیدگی میں اور ظاہر بھی صدقہ و خیرات دیتے ہو تا کہ اجر وثواب بھی ملے، آسائش اور تعریف بھی ہو، روزی رزق میں بھی کشادگی اور فراوانی ہو، دشمنوں کے مقابلے میں اور تمہارے اپنے کاموں میں بھی تمہاری مدد خدا کی طرف سے کی جائے۔

لوگو! سب سے دانا وہ ہے جو اپنی موت کو کبھی نہ بھولے سب سے زیادہ بزرگی اور اکرام اس کا ہوگا جو اپنی موت کے لیے موت کے وقت سے پہلے بخوبی تیاریاں کرلے یعنی نیکیوں کا ذخیرہ جمع کرلے، لوگو عقل کی علامتیں یہ ہیں کہ انسان اس دھوکے کی ناپائیدار دنیا سے الگ تھلگ رہے اور اللہ تعالیٰ کی ہمیشگی کی نعمتوں والی جنت کا طالب ہو اور اسی کی طرف راغب رہے اور قبر کی لمبی رہائش کے لیے توشہ ساتھ لے جائے اور دوبارہ جی اٹھنے کے دن کے لیے تیاریاں کرتا ہے یعنی نیکیوں میں مشغول اور برائیوں سے دور رہے۔"

الصلاۃ والسلام علی خیر الانام ﷺ تالیف: امام ابن قیم الجوزیہ مترجم: قاضی محمد سلیمان منصور پوری سیشن جج ریاست پٹیالہ درود شریف پڑھنے کے چالیس مواقع ذکر فرماتے ہیں: خطبہ میں درود شریف پڑھنے کے بارہ میں مندرجہ ذیل عبارت حیطہ تحریر میں لائے ہیں۔

مقامات درود میں سے ایک جگہ خطبے ہیں مثل خطبہ جمعۃ المبارک وعیدین واستسقاء وغیرہ۔ [الصلاۃ والسلام خیر الانام ﷺ ص ۲۲۵، ادارہ ضیاء الحدیث مدنی روڈ مصطفی آباد لاہور]

برصغیر کے ہیرو جناب سیدنا مولانا جونا گڑھی" مترجم تفسیر ابن کثیر و دیگر کتب ہائے کثیرہ تفسیر ابن کثیر کے صفحہ: ۲۷۲، ج ۴، درود شریف پڑھنے کے متعدد مواقع ذکر کیے آٹھویں نمبر پر یوں تحریر فرمایا ہے کہ:

اسی طرح خطیب پر بھی دونوں خطبوں میں درود واجب ہے اس کے بغیر صحیح نہ ہوں گے اس لیے کہ یہ عبادت ہے اور اس میں ذکر اللہ واجب ہے پس ذکر رسول بھی واجب ہوگا۔ ذکر رسول بطور شہادت ہے۔ نہ کہ بطور عبادت کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذکر بطور عبادت کیا جاتا ہے اور عبادت صرف اللہ تعالیٰ کی ہی کی جاتی ہے۔ [از مرتب]

اہم ترین نوٹ:

درود شریف پڑھنے کے باقی مواقع بخوف طوالت ترک کیے گئے ہیں، جو ان مواقع کا مطالعہ کرنا چاہتے ہیں ابن قیم کی کتاب الصلاۃ والسلام علی خیر الانام اور ابن کثیر کی طرف رجوع کریں۔

حالیہ تاریخ کے مفتی و مترجم صحیح بخاری شریف حافظ عبدالستار حماد صاحب فاضل مدینہ یونیورسٹی ایک سوال کے جواب میں رقمطراز ہیں رسول اللہ ﷺ محسن انسانیت ہیں، آپ ﷺ کے احسانات کے پیش نظر اہل ایمان کو ہر وقت ہر جگہ درود بھیجنے کا حکم ہے۔ سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود بھیجو، رہو تمہارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ [مسند احمد]

بلکہ جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور رسول اللہ ﷺ پر درود نہ پڑھا جائے وہ قیامت کے دن ایسے نقصان کا باعث ہوگی جس کی تلافی نہیں ہو سکے گی بلکہ حسرت و ارمان کے علاوہ وہاں کچھ بھی ہاتھ نہیں آئے گا۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو مجلس اللہ تعالیٰ کے ذکر اور رسول اللہ پر درود پڑھے بغیر برخاست ہو جاتے ہیں وہ قیامت کے دن نقصان کا باعث ہوگی۔ [بیہقی ص ۲۱۰، ج ۱]

ایک روایت ہے کہ ایسے لوگ جنت میں داخل ہونے کے باوجود ایسے افسوس سے دوچار ہوں گے کہ اسے فراموش نہیں کر سکیں گے۔

[مسند احمد ص ۴۶۳، ج ۲]

علامہ البانی نے ان احادیث کی ثقاہت بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا ضروری ہے۔

[الاحادیث الصحیحۃ ص ١٦٢، ج ٢]

جمعہ کے دن بالخصوص حکم ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر بکثرت درود بھیجنا چاہیے۔ چنانچہ ابوسعید انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جمعہ کے دن مجھ پر بکثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ جو آدمی جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کا درود مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ مستدرک حاکم ص ۴۲۱، ج ۲] اس قسم کی ایک روایت حضرت اوس بن اوس سے بھی مروی ہے۔ [سنن ابی داود: ١٠٤٧]

جمعۃ المبارک اور عیدین کے خطبات میں درود پڑھنے کے متعلق بعض اسلاف کا عمل ملتا ہے۔ چنانچہ عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم مقام خیف میں حضرت عبداللہ بن ابی عتبہ کے ہمراہ تھے۔ اس نے خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا اور دعائیں مانگیں پھر ہمیں نماز پڑھائی۔

[فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ ٧٨ تحقیق البانی]

حضرت ابواسحاق عمرو بن عبداللہ السبیعی" تابعی کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو دیکھا کہ وہ خطبہ کے وقت امام کی طرف منہ کر کے توجہ سے بیٹھتے کیونکہ خطبہ میں وعظ و نصیحت اور رسول اللہ پر درود وسلام ہوتا تھا [فضل الصلاۃ علی النبی ﷺ ٧٨ تحقیق البانی]

علامہ ابن قیم نے اپنی تالیف جلاء الافہام میں متعدد مقامات کی نشاندہی کی ہے۔ کہ جہاں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنا چاہیے ان میں سے خطبات جمعہ و عیدین بھی ہیں۔ انہوں نے متعدد صحابہ کا عمل بیان کیا ہے کہ وہ خطبات میں درود پڑھا کرتے تھے۔

چنانچہ عون بن ابی جحیفہ کہتے ہیں کہ میرے والد ابوجحیفہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے خدام میں سے تھے اور منبر کے نیچے بیٹھتے تھے، انہوں نے مجھے بتلایا کہ حضرت علیؓ منبر پر چڑھے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھا پھر فرمایا کہ اس امت میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سب سے بہتر حضرت ابوبکر صدیقؓ پھر حضرت عمر فاروقؓ اسی طرح حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری کے متعلق بھی بیان کیا ہے کہ وہ بھی اپنے خطبات میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے۔

[جلاء الافهام مترجم ص: ٢٦٩]

ان شواہد کی بنا پر خطبات جمعہ و عیدین میں رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھنے میں چنداں حرج نہیں بلکہ ایسا کرنا خیر و برکت کا باعث ہے اس مقام پر یہ وضاحت کرنا بھی ضروری ہے کہ اذان سے قبل فرض نماز کے یا نماز جمعہ کے بعد کھڑے ہو کر باآواز بلند اجتماعی درود پڑھنا سنت سے

ثابت نہیں ہے اور نہ ہی قرون اولیٰ میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ (بلکہ ایسا کرنا بدعت اور گناہ کبیرہ از مرتبؒ)۔

[فتاویٰ اصحاب الحدیث ص ۱۵۹، ج ۲]

خطبہ جمعہ کے ارکان:

خطبہ جمعہ کے پانچ ارکان ہیں۔

1۔اللہ تعالیٰ کی حمد و تعریف

2۔نبی کریم ﷺ پر درود شریف

3۔اور تقویٰ کی وصیت کرنا

4۔قرآنی آیات کی تلاوت اور ان کا مفہوم

5۔مومن مردوں اور عورتوں کے لیے دعا خیر کرنا اور امام کی دعا پر مقتدی دل میں آمین کہیں۔ [از مرتب]

جب کسی چیز کو کسی عمل کے رکن کی حیثیت حاصل ہوتی ہے تو اس کا ادا کرنا واجب ہوتا ہے۔ درود شریف چونکہ خطبہ کا رکن ہے لہٰذا اس کا خطبہ جمعہ میں پڑھنا بھی واجب ہے۔

[الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج ۲ ص ۲۸۶]

خطباء سلف اور تابعین کرام ایسے خطبہ کو جس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے نہ ہو (بتراء) یعنی دم بریدہ اور ایسا خطبہ جو آیات قرآنیہ سے آراستہ اور درود پاک سے مزین نہ ہوتا اسے (شوہاء) یعنی بدنما قرار دیا کرتے تھے۔ [از مرتب]

اسی طرح سید المرسلین والآخرین خطیب اعظم حضرت محمد ﷺ کے فرامین بھی دلالت کرتے ہیں کہ خطبہ میں بھی درود پاک پڑھا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو اور پھر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنا بھی ثابت ہے اور خطبہ جمعہ بھی یوم الجمعہ میں داخل ہے۔

ثم اعلم ان الخطبة المشروعة هی ما کان یعتاده رسول الله ﷺ من ترغیب الناس وترهیبهم فهذا فی الحقیقة روح الجمعة الذی لاجله شرعت واما اشتراط الحمد لله والصلاة علی رسول الله ﷺ اقرآة شئی من القرآن مجمیعة خارج من معظم المقصود من شرعیة الخطبة.

مشروع خطبہ وہ ہے جو رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی۔

کہ لوگوں کو رغبت دیتے اور ڈراتے پس یہ درحقیقت خطبہ کی جان ہے جس کی خاطر خطبہ کا حکم ہوا اور خدا کی تعریف کی شرط اور رسول اللہ ﷺ پر درود کی شرط اور قرآن مجید پڑھنے کی شرط اصل مقصود خطبہ سے خارج ہے جب اصل مقصود لوگوں کو وعظ ہے تو مخاطب لوگوں کی زبان کا لحاظ ضروری ہوا۔

[فتاویٰ اهلحدیث، ص ۳۶، ۳۷، المرتب ابو السلام مولانا محمد صدیقؒ سرگودھا ادارہ احیاء السنة سرگودھا]

مجتہد العصر محدث زماں سیدنا حضرت حافظ محمد عبداللہ روپڑیؒ المتوفی اگست ۱۹۶۴ء کے فتویٰ اور نواب صدیق حسن خان کے فتویٰ سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ خطبہ جمعہ میں درود شریف پڑھنا شرط ہے۔

"اذا فاتت الشرط فاتت المشروط." "مشہور ترین قاعدہ ہے۔

مسند احمد میں ہے: **من صلی علی النبی ﷺ واحدة صلی الله علیه وملئکته سبعین صلاة** [مسند احمد، ج ۲ ص ۱۸۷]

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں فرماتے ہیں کہ جس نے نبی اکرم ﷺ پر ایک مرتبہ درود پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر ۷۰ رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور فرشتے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں (یہ فضیلت جمعۃ المبارک کے ساتھ خاص ہے) (شیخ البانی نے اس کو حسن کہا ہے)۔ [مشکوۃ البانی ص ۲۹۵ از مرتب حدیث ۹۳۵]

جملہ معترضہ:

درود شریف کے فضائل پر متعدد احادیث وارد ہیں اور اسی طرح جمعۃ المبارک کے دن کثرت سے درود شریف پڑھنے کی احادیث خصوصاً وارد ہیں تو کیا خطبہ جمعہ اسی میں نہیں آتا۔ آیا خطبہ جمعہ جمعہ کے دن کے علاوہ کسی دن میں ہو رہا ہوتا ہے؟

ادباً گزارش ہے کہ اکثر فتاویٰ جات بخوف طوالت حذف کیے گئے ہیں اور زیادہ تر مترجم کتابوں کے حوالہ جات دیے گئے ہیں تا کہ عوام الناس کو فائدہ پہنچے اور عربی کتب مطولات کے حوالہ جات قصداً ترک کیے گئے ہیں کیونکہ عوام کی ان کتب تک رسائی نہیں اور نہ پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔

خطبہ جمعہ میں درود شریف کا پڑھنا صحابہ و تابعین جمہور محدثین کا متفق و جمیع علیہ مسئلہ ہے۔

"**هذا ماعندی والله اعلم بالصواب علمه اتم واحکم**"

☆......☆......☆

معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت و مقصدیت

حافظ محمد رفیق طاہر...... ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث پاکستان

معراج مصطفیٰ ﷺ کی حقیقت، مقصدیت کے ضمن گزشتہ مجلس میں یہ حقیقت اجاگر ہو چکی ہے کہ معراج مصطفیٰ ﷺ عقیدہ توحید وسنت یعنی مسلک اہلحدیث کا معراج ہے۔

اسریٰ کے مقتدی پر یہ رٹ قائم کی گئی کہ محبوب "اذا کنت فیهم فاقمت لهم الصلوة" جہاں آپ موجود ہوں کوئی دوسرا امام نہیں بن سکتا

313 برگزیدہ، افضل ترین ہستیاں موجود ہیں، لاکھ سے زائد پیغمبران باصفا موجود ہیں۔ سید الملائکہ، جبرائیل بمعہ 70 ہزار راهیان مصلیٰ موجود ہیں اور بروایت کنز العمال سارے صحراء اور زمین سے آسمان تک کی فضا کروڑوں، اربوں، کھربوں ملائکہ کی صف بندی سے بھرپور ہیں۔

مگر مصلیٰ امامت کے لیے رب جلیل نے اپنے حبیب کا انتخاب کیوں فرمایا بحکم جلیل، جبرائیل عرض گزارش ہیں:

"تقدم یا محمد وصل رکعتین باخوانکم المرسلین."

تاکہ دنیا میں یہ حقیقت آشکار ہو جائے کہ امام الاولین، امام الآخرین، امام الانبیاء، امام الملائکہ، امام کائنات، صرف محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ ان کے مقابلہ میں کسی کو امام اعظم کہنا، اور اس کو جو غلام در غلام ہو اس سے بڑھ کر کوئی اور گستاخی نہیں؟

<u>حضرات:</u>

رسول اللہ ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے امام، صدیق اکبرؓ تو پیچھے ہٹ رہے ہیں، فرماتے ہیں کہ لوگو رسول اللہ ﷺ کے حکم سے میری پڑھائی کی گئی 17 نمازیوں میں سے یہ کیسی یادگار نماز تھی کہ جس کے دو امام تھے۔ رسول اللہ ﷺ میرے امام اور میں سب کا امام مگر افسوس مولویت امامت کے مدعیوں پر جو حاضر و ناظر کا عقیدہ رکھتے ہوئے بھی بے پرواہ امامتیں کروا رہے ہیں، ان سے آپ ہی پوچھیں کہ اگر ہر جگہ موجود ہیں تو ہماری نمازوں کے ساتھ نمازیں ادا فرماتے ہیں کہ نہیں؟

تو کیا ہمارے آج کل کے اماموں کے پیچھے پڑھتے ہیں یا آگے؟ تو پھر امام صاحب کے آگے ایک خوبصورت مصلیٰ بچھانا چاہیے کہ نہیں؟ یونہی گستاخیاں کر کر کے گستاخوں کو گستاخی کی راہ دکھاتے رہو گے؟ اگر کہو کہ نہیں پڑھتے تو اس سے بڑی اور کیا گستاخی ہوگی؟ بہرحال معراج کو سمجھو۔

آقا کی معراج کہ لوح و قلم تک پہنچے
اور ہماری معراج کہ ان کے نقش قدم تک پہنچیں

معراج شروع ہوتا ہے، ذرا تصورات کی دنیا میں کھو جائیں اور قرآن کی آیات میں محو ہو جائیں، معنویت کی گہرائی میں غوطہ لگائیں اور اپنے گلشن عقیدہ کی رعنائیوں کے لیے قیمتی موتی سمیٹیں۔

والنجم اذا هوىٰ ○ ما ضل صاحبكم وما غوىٰ ○ وما ينطق عن الهوىٰ ○ ان هو الا وحي يوحىٰ ○ علمه شديد القوىٰ ○

[سورۃ النجم]

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے محبوب ﷺ کو رفیع الوراء، مافوق السماء، سدرۃ المنتہیٰ، درجۂ العلیٰ، کو بلا کر کائنات کو دکھانا کہ جس طرح زمین سے آسمان اونچا ہے اسی طرح ساری خدائی سے محمد ﷺ کا شان اونچا ہے۔ معراج اس لیے ہوا کہ دنیا جان لے کہ ابو جہل قریشی، ہاشمی، مکی فی النار ہے، بلال حبشی فی الانھار ہے۔

ابو جہل زندیق ہے، ابو بکر صدیقؓ ہے، ہوا اس طرح کے بعد از معراج احوال معراج سن کر ابو جہل چیختا ہے لوگو بشر ہو کر عرشوں پہ جا کوئی نہیں سکتا۔ اس نے سب کو قائل کر لیا، صدیق اکبر کے پاس گیا، کہا آپ بڑے چوہدری، دانا، صاحب عقل ہو، دانشور ہو تاجر ہو، بتاؤ آپ کی عقل مانتی ہے کہ کوئی انسان مہینہ بھر کا سفر بیت المقدس جانے کا، اور مہینہ بھر کا سفر بیت المقدس سے واپس آنے کا، 500 سو سال کی مسافت، پہلا آسمان، 500 سو سال کی موٹا پا پہلے آسمان کا، اسی طرح دوسرا آسمان، اسی طرح موٹا پا دوسرے کا اسی طرح ساتوں آسمانوں کی مسافت کے بعد سدرۃ المنتہیٰ وہ بیری جہاں گھڑے گھڑے کے برابر بغیر گٹھلی کے بیر ہیں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا میں تو صرف مسلمان ہوں، سو نبی محمد ﷺ کا غلام ہوں، فرمان محمد برحق ہے بالکل سچ ہے۔

ے بشر ہو کے فلکاں تے جائے محمد ﷺ
رتبے سب توں ودھ کے پائے محمد ﷺ
جہڑیاں شاناں ملیاں نیں کسے پیغمبر
اوہ شاناں سب عطائے محمد ﷺ

حضور ﷺ کے پاس یہ بات پہنچی کہ ابوجہل نے اس طرح کہا اور ابوبکر صدیقؓ نے اس طرح کہا تو آپ نے فرمایا: لوگو ابوبکر صدیق ہے،

حضرات:

آؤ کچھ قرآن کا مطالعہ فرماؤ، دلائل وبراہین کی دنیا میں کھو جاؤ، معراج کس لیے ہوا؟ معراج کا بیان 27 ویں پارہ سورۃ نجم کے اولاالذکر مقام سے آگے بڑھو۔

ماکذب الفؤاد مارأیٰ ٥ افتمارونہ علی مایریٰ ٥ ولقد راہ نزلۃ اخریٰ ٥ عندسدرۃ المنتہیٰ عندھا جنۃالماویٰ ٥ اذیغشی السدرۃ مایغشیٰ ٥ مازاغ البصر وماطغیٰ ٥ لقد رای من آیات ربہ الکبریٰ ٥

"معراج اس لیے کرایا کہ میرا محبوب دیکھ جائے میری نشانیاں کچھ"

"اسریٰ بعبدہ لیلا" سیر کرائی اپنے بندے کو رات کے کچھ حصہ میں

"التنوین للتقلیل" جس طرح لام کی دوزبر دت میں چھوٹا سا فاصلہ ہے اسی طرح رات کے تھوڑے حصہ میں پوری رات بھی گاڑی نہیں چلی۔

"من المسجد الحرام الی الاقصی الذی بارکنا حولہ"

برکت دی ہم نے اس کے اردگرد یعنی مسجد اور اقصیٰ کے اردگرد میں ہزاروں پیغمبروں کا مدفن ہوا اور مسکن رہا میرے محبوب نے چادریں نہیں چڑھائیں نیازیں نہیں پکائیں، دوگانہ نماز پڑھائی ہے، چیدہ چیدہ رسولوں پیغمبروں نے اللہ کی توحید سنائی ہے اور سوہنے مصطفیٰ، پیغمبروں کے پیغمبر نے اللہ کی حمد اور توحید الوہیت، بانداز احسن، بڑے کھلے لفظوں میں سنائی، سچائی مسلک اہلحدیث کی بنیاد اجاگر فرمائی۔ ساری تفصیلات تفاسیر میں آئی ہیں۔

حضور فرماتے ہیں ایک بڑا محل دیکھا، بڑی خشبوئیں آرہی تھیں پوچھا من ھذا یا جبرائیل تو جبرائیل کہتے ہیں اللہ کے رسول ﷺ، فرعون اللہ کا باغی، ظالم، سجدے کروانے والا اس کی ایک نوکرانی، لونڈی، ماشطہ جو اس کے بچوں کو کنگھی کرنے والی موحدہ کا محل ہے۔ جس کو ظالم نے اذیتیں دیتے ہوئے اس کے ساتھ تین سال کے بیٹے کو ابلتے ہوئے تیل کی بڑی دیگ میں ڈالا اور وہ آنافانا جل بھن کر کباب بن گیا مگر موحدہ سے توحید نہ چھڑا سکے۔

ے کہندا فرعون غصے وچ آکے
کھو لوو منڈا سٹو دیگ وچ جاکے
اٹھے سپاہی پے کچیاں کھا کے
کھو لوو نے منڈا واہو دھائیں
سینے دے نالوں منڈا ظالماں نے توڑیا
مائی چھڑاوے ہتھ اوہدا وی مروڑیا
تورب نو پوج کاہدی منڈے دی لوڑ آ
جھڑک دتوں نے مائی تائیں
وے میتوں وی سٹو نالے جوڑی نہ پاڑیو
پاہیو میراپت کلانہ ساڑیو
کیوں خوف خدا نہ تساں، تائیں
پر پلس سرکاری کدوں ترس کھاوے
کھو کے منڈا سپاہی دیگ وچ پاوے
دیگ دے وچوں بچہ ماں توں بلاوے
آجا اماں نہ دیر لائیں
لاتاخری کرے آواز پیاری
آجا اماں ویکھ بہار گلزار دی
ماں وی چھال دیگ وچ ماری
جنت پوچاوے اللہ سائیں
رب دیا حبیا ایہہ ای محل اوس پیاری دا
ساڑ خوشبو کستوری عنبر وچاری دا
دس گئی اج سب کجھ رب توں واری دا
بن گئی جنت دی رانی شک ناہیں

خطبہ جمعۃ المبارک

نظامت تبلیغ، جماعت اہلحدیث پاکستان کے زیر اہتمام 2 جولائی کا خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد اہلحدیث سانگلہ میں محترم ناظم صاحب نے پڑھائے۔

اس کے علاوہ جڑانوالہ، شیخوپورہ، گوجرانوالہ ودیگر مقامات پر خطابات کیے۔ جن میں ناظم صاحب کے علاوہ مولانا عطاء اللہ سلفی، مولانا کاشف ربانی صاحبزادہ ابوبکر صدیق مولانا سلیمان شاکر، مولانا طارق محمود ثاقب نے بھی خطابات ارشاد فرمائے۔

[حافظ محمد رفیق طاہر، ناظم تبلیغ جماعت اہلحدیث پاکستان]

اہل ایمان اور نام نہاد مسلمانوں (منافقوں) کا کردار

اسحاق حقانی، مدرس جامعہ اہلحدیث لاہور

بے شک اللہ تعالیٰ کا تمہیں حکم ہے کہ امانتیں (ذمہ داریاں) اہل لوگوں کو دو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرو تو عدل کیساتھ۔ اللہ تعالیٰ تم کو اچھی نصیحت کرتے ہیں بے شک اللہ تعالیٰ سننے اور دیکھنے والا ہے۔

اے اہل ایمان اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور صاحب امر (حکمران، علماء) جو تم سے ہیں، اگر کسی چیز میں تمہارا اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔ اگر تمہارا اللہ اور دن آخرت پر ایمان ہے، یہ بہتر اور انجام کے لحاظ سے اچھا ہے۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کا دعویٰ تو آپ اور پہلے انبیاء پر ایمان کا ہے مگر فیصلہ غیر اللہ (طاغوت) کے پاس کراتے ہیں، جبکہ ان کے ساتھ کفر کے حکم دیئے گئے ہیں۔ شیطان چاہتا ہے کہ ان کو دور کی گمراہی میں ڈال دے۔ جب ان کو کہا جاتا ہے تو اس کی طرف آؤ جو اللہ نے نازل کیا (قرآن) اور رسول کی طرف تو اپنے منافقوں کو دیکھتے ہیں کہ وہ آپ سے منہ پھیرتے ہیں۔ پس ان کا کیا حال ہے کہ ان کے ہاتھوں کیے پر مصیبت آتی ہے تو پھر آپ کے پاس آ کر اللہ کی قسمیں اٹھاتے ہیں کہ ہمارا ارادہ تو نیکی اور موافقت کا ہے۔ جو کچھ ان کے دلوں میں ہے اللہ کے علم میں ہے آپ ان سے چشم پوشی کیجئے، نصیحت کریں اور دلوں میں گھر کرنے والی بات کہیں

[سورہ نساء: ۵۸ تا ۶۳]

تیرے پروردگار کی قسم یہ اس وقت تک مومن نہیں بن سکتے جب تک اپنے اختلاف میں آپ کا حکم نہ مانیں، پھر آپ کے فیصلے پر دل میں کسی طرح کی تنگی نہ پائیں اور فرمانبرداری اختیار کریں۔ [۶۵]

تمہیں کیا ہے کہ اللہ کے راستے میں کیوں قتال (جہاد) نہیں کرتے جبکہ کمزور مرد، عورتیں اور بچے پکار کر کہہ رہے ہیں کہ اے رب ہمیں ان ظالموں کی بستی سے نکال اور اپنی طرف سے ہمارے حمایتی بنا اور مددگار عطا کر، اہل ایمان اللہ کی راہ میں قتال (جہاد) کرتے ہیں اور کافر طاغوت کے لیے لڑتے ہیں، پس تم شیطان کے دوستوں سے قتال (جہاد) کرو، شیطان کا مکر کمزور ہے، کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جن کو کہا گیا اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو، نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، پھر ان پر جہاد فرض کر دیا گیا تو ایک جماعت ان میں سے لوگوں سے اللہ کے ڈرنے کی طرح ڈرنے لگ گئی (بزدل ہو گئے) بلکہ اللہ سے زیادہ کافروں کا ڈر اور کہنے لگے کہ اے رب تو نے ہم پر جہاد کیوں فرض کر دیا؟ کیوں نہ ہمیں تھوڑا اور وقت دیا گیا۔ کہہ دیجئے دنیا کا فائدہ (مہلت) معمولی ہے اور آخرت پرہیزگاروں کے لیے بہتر ہے اور تم ایک دھاگے کے برابر بھی ظلم نہیں کیے جاؤ گے۔ جہاں بھی تم ہو گے موت نے آ جانا ہے، اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔ اگر ان کو کوئی بھلائی (دنیاوی مفاد) ملتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اگر کوئی تکلیف آتی ہے تو کہتے ہیں کہ تیری وجہ سے ہے کہہ دو کہ سب کچھ اللہ کی طرف سے ہے مگر ان لوگوں کو کیا ہے کہ بات نہیں سمجھتے۔ جو آپ کو بھلائی ملتی ہے اللہ کی طرف سے ہے اور جو تکلیف آتی ہے وہ نفس کی طرف سے، آپ کو لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا، اللہ کافی ہے گواہ۔ جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی جو منہ پھیر لے تو آپ ان پر نگہبان نہیں ہیں۔ آپ کے سامنے اطاعت کا اقرار جب باہر نکلے تو پھر کہنے کے خلاف جو آپ نے ان کو کہا۔ اللہ لکھتے ہیں جو راتوں کو مشورہ کرتے ہیں پس ان سے منہ پھیر لیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں، اللہ کافی کارساز ہے یہ قرآن پر غور کیوں نہیں کرتے کہ اگر غیر اللہ کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت اختلاف پاتے۔ جب ان کے پاس کوئی امن یا خوف کا معاملہ آتا ہے تو اس کو پھیلا دیتے ہیں۔ اگر اس کو رسول اور صاحب امر (مجتہد) کی طرف لوٹاتے تا کہ تحقیق کرنے والے اس کو معلوم کرتے۔ اگر اللہ کا فضل و رحمت تم پر نہ ہوتا تو تم زیادہ شیطان کی پیروی کرتے۔ اللہ کے راستے میں قتال (جہاد) کریں، آپ اپنے ذمہ دار ہیں، ہاں اہل ایمان کو رغبت دلائیں، ہو سکتا ہے کہ اس سے کافروں کی جنگ رک جائے۔ اللہ ہی بہت قوت والا اور سزا دینے والا ہے۔

[سورۃ نساء: ۷۵ تا ۸۴]

☆ ☆ ☆

سچی توبہ کے ثمرات

عبدالمتین، متعلم جامعہ اہلحدیث لاہور

انسان کی اصل نسیان ہے اور اس کے معنی غلطی یا بھول جانا کے ہیں اور بھول انسان کی فطرت میں شامل ہے اس لیے اس سے خطا اور گناہ ہو جاتا ہے مگر اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا مہربان ہے اس لیے توبہ استغفار کو بہت پسند فرماتا ہے، اس لیے جب کوئی شخص شیطان کے بہکاوے میں آ کر کسی گناہ کا ارتکاب کر لیتا ہے پھر اگر وہ سچے دل سے سچی توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ کو قبول کرنے والا ہے یعنی معافی مانگ لے، اللہ تعالیٰ اس کو معاف کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ تـوبو الی اللہ جمیعا ایھا المومنون لعلکم تفلحون o [سورۃ نور: ۳۱]

''اے ایماندار و تم سب اللہ تعالیٰ سے سچی توبہ کر لو (معافی مانگ لو) تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔'' ایک اور مقام پر ارشاد ہے کہ یـاایھـا الـذین امنو ا توبوا الی اللہ o [سورۃ تحریم: ۸]

''اے ایمان والو تم توبہ کرو اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور۔''

اللہ تعالیٰ بہت بڑا مہربان اور توبہ استغفار کو کس قدر پسند کرتا ہے اس کا اندازہ اس حدیث شریف سے لگا سکتے ہیں، جس میں ایک ایسے قاتل کا واقعہ ہے جو سو آدمی قتل کر چکا تھا، پھر اس نے سچے دل سے توبہ کا ارادہ کیا وہ کسی عالم کے بتانے پر ایک ایسی بستی کی طرف روانہ ہو گیا جہاں لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے اور اس کی عبادت کرنے والے تھے، راستہ میں اس شخص کی موت واقع ہو گئی، تو اس کو لینے کے لیے دوزخ کے فرشتے آ گئے اور جنت کے فرشتے بھی آ گئے۔ جنت اور دوزخ کے فرشتے اس کو جنت اور دوزخ میں لے جانے کے لیے آپس میں تکرار شروع ہو گئی آخر کار جنت کے فرشتے اس کو لے گئے چونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے سچی توبہ کی وجہ سے معاف فرما دیا تھا۔

اسی طرح ایک عورت غامدیہ زنا کر بیٹھی پھر وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور نبی ﷺ سے اپنے اوپر حد لگانے کا مطالبہ کیا بالآخر اس کو رجم کیا گیا اور وہ عورت فوت ہو گئی۔ آپ ﷺ نے اس عورت کی نماز جنازہ خود پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ یہ عورت تو زانیہ ہے، آپ نے فرمایا: اس عورت نے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر وہ مدینے کے ستر آدمیوں میں بانٹ دی جائے تو ان کی بخشش کے لیے کافی ہو جائے۔

<u>خالص اور سچی توبہ کی شرطیں:</u> خالص اور سچی توبہ کی تین شرطیں ہیں:

1۔ گناہ کرنے والا گناہ سے باز آ جائے 2۔ گناہ یاد کر کے اس پر شرمندہ ہو۔ 3۔ پختہ عزم کر لے کہ وہ پھر گناہ نہیں کرے گا۔

یاد رہے کہ یہ حقوق اللہ میں سے ہیں اور اگر توبہ کا تعلق حقوق العباد سے ہو تو پھر چوتھی شرط یہ بھی ہے کہ مظلوم کا حق واپس کر دے یا اس کو راضی کر لے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توبہ کرنے کی اور اس پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆..........☆..........☆

سالانہ تقریب بخاری، تقسیم اسناد کانفرنس

ولی کامل حضرت میاں محمد باقر طورؒ کی عظیم علمی و عملی یادگار جامعہ خادم القرآن والحدیث جھوک دادو طور، تاندلیانوالہ، فیصل آباد کی سالانہ تقریب تکمیل بخاری شریف مورخہ 25 جولائی 2010ء بروز اتوار منعقد کی جا رہی ہے۔

جبکہ مہمان خصوصی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم حفظہ اللہ ہوں گے۔

درس بخاری شریف فضیلۃ الشیخ مولانا محمد ابراہیم بھٹی آف کراچی، ارشاد فرمائیں گے۔ جبکہ عوام الناس سے بعد نماز عشاء مولانا بنیامین عابد، و دیگر جید علماء کرام خطابات ارشاد فرمائیں گے۔

نوٹ: جامعہ میں زیر تعلیم تمام طالبات کے والدین کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بغیر سرپرست اور والد کے کسی لڑکی کو رخصت نہیں ملے گی۔ لہٰذا تمام والدین اپنی بچیوں کو لینے کے لیے جلسہ کے موقع پر تشریف لائیں۔ تا کہ کوئی دشواری نہ ہو۔ [اخوکم فی اللہ ابو الاحتشام، قاری حمزہ طور، ناظم شعبہ نشر و اشاعت جامعہ خادم القرآن جھوک دادو طور]

جامعہ محمدیہ قدوسیہ میں سالانہ اجتماع بسلسلہ حرمت رسول ﷺ

مورخہ 16 جولائی 2010ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب سے شروع ہو کر رات گئے تک جاری رہے گا۔ جس میں سرپرست عبداللہ محسن ہونگے جنمیں مولانا ابراہیم خادم، قاری عبدالرحیم کلیم، قاری صہیب احمد میر محمدی، ڈاکٹر عظیم الدین لکھوی، قاری تاج دین شاکر، حافظ عثمان مدنی قرآن وسنت کی تعلیمات پر روشنی ڈالیں گے ان خطابات میں اطیعو اللہ واطیعو الرسول، حرمت رسول ﷺ دینی مدارس کی خدمات اور اسلامی قرآنی تعلیمات کی اہمیت کو واضح کیا جائے گا۔ تمام احباب سے شرکت کی اپیل ہے

[پروفیسر عبدالحکیم سیف ناظم اعلیٰ جامعہ محمدیہ، قدوسیہ کوٹ رادھا کشن]

☆..........☆..........☆

WEEKLY LAHORE
TANZEEM AHL-E-HADITH
فون دفتر مرکزی (042) 5854010
فون ادارہ اعلیٰ 6581025 (042)
تنظیم اہلحدیث
C.P.L - 104

جامعہ اہلحدیث لاہور کے زیر اہتمام

16 جولائی 2010
بروز جمعہ المبارک

عظیم الشان تقریب تکمیل

زیر سرپرستی
حافظ محمد جاوید روپڑی

مہمان خصوصی
حافظ عبدالوحید روپڑی
لاہور

صحیح بخاری شریف و اہلحدیث کانفرنس

محترم جناب جابر حسین مدنی

بعد نماز عصر

زیر امارت
حافظ عبدالغفار روپڑی
امیر جماعت اہلحدیث پاکستان

درس بخاری
فضیلۃ الشیخ حافظ ڈاکٹر عبدالرشید اظہر
اسلام آباد

زیر نگرانی
حضرت مولانا حافظ عبدالوہاب روپڑی حفظہ اللہ
لاہور

خصوصی دعا و دستار بندی
استاذ العلماء حضرت مولانا عالم اجل محمد یوسف حفظہ اللہ
راجووال

سیرت بخاری
مفتی عبیداللہ عفیف حفظہ اللہ

خطیب جمعۃ المبارک
قاری عبدالرحیم کلیم

حضرت مولانا
منظور احمد
گوجرانوالہ

حضرت مولانا
قاری عبدالحفیظ
فیصل آباد

حضرت مولانا
پروفیسر عبدالمجید

محترم جناب
میاں سلیم شاہد
امیر جماعت اہلحدیث پنجاب

حضرت مولانا
میاں محمد جمیل
لاہور

حضرت مولانا
پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی
لاہور

حضرت مولانا
حکیم طارق محمود ثاقب
امیر جماعت اہلحدیث گوجرانوالہ

حضرت مولانا
قاضی عبدالرشید
جہلم

حضرت مولانا حافظ فضیلۃ الشیخ عبدالغفار المدنی	حضرت مولانا محمد شریف حصاروی کراچی	حضرت مولانا محمد رفیق طاہر	حضرت مولانا سیف اللہ خالد	حضرت مولانا قاری خالد مجاہد	حضرت مولانا رانا نصر اللہ خان	حضرت مولانا محمد یونس صدیقی کراچی

دوران کانفرنس تربیتی کلاس کا منا ظرہ ہوگا
شرکاء کے لیے کھانے کا انتظام بعد نماز مغرب تا عشاء ہوگا

انتظامیہ جامعہ اہل حدیث چوک دالگراں لاہور
042-37656730 - 0300-4583187